عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۹ جمادی الثانی تا ۶ رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۹ ستمبر تا ۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۱۹

Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org

ختم نبوت
سورۃ کوثر کی روشنی میں

فلسفۂ ختم نبوت

گلشن بنوری ویران ہوگیا

عاصمہ جہانگیر ننگ دین ننگ وطن

"میں شرمندہ ہوں"

بابری مسجد شہید کرنے میں پیش پیش بجرنگ دل کے سالار شیو پرساد کا قبول اسلام

قیمت: ۵ روپے

شراب پینے والے کی اقتداٗ اور جماعت کا ترک کرنا:

س...... میں نے ایک شخص کو شراب پیتے ہوئے بذات خود دیکھا ہے اور ایک دفعہ اتفاق سے اس شخص کو باجماعت نماز کی امامت کرتے ہوئے پایا اس صورت میں اس کے پیچھے جماعت سے نماز ادا کروں یا نماز الگ پڑھوں؟ باجماعت نماز کی حیثیت کیا ہے واجب ہے یا سنت ہے؟

ج...... ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ کبھی اتفاقاً جماعت نہ مل سکے تو خیر، ورنہ جماعت چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت وعیدیں فرمائی ہیں، اور اس کو منافقوں کی علامت فرمایا ہے۔ علامہ طیبیؒ شرح (منیہ ص ۵۰۹) میں لکھتے ہیں:

"احکام اس کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ جو شخص بلا عذر جماعت چھوڑ دے وہ لائق تعزیر ہے اور اس کی شہادت مردود ہے۔ اور اگر اس کے ہمسائے اس پر سکوت کریں تو وہ بھی گناہ گار ہوں گے۔"

رشوت خور کو امام بنانا درست نہیں:

س...... اگر کوئی امام مسجد رشوت لیتا ہو تو اس کی اقتداٗ میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج...... رشوت لینا کبیرہ گناہ ہے اس کا مرتکب فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

کیا امام سنت مؤکدہ پڑھے بغیر امامت کرواسکتا ہے:

س...... بعض اوقات امام صاحب دیر سے آتے ہیں اور جماعت کا وقت ہو جاتا ہے جب ان سے جماعت کا کہتے ہیں تو پہلے سنت ادا کرتے ہیں پھر امامت کرتے ہیں کیا امام کے لئے ضروری ہے کہ خواہ وقت ہو جائے وہ سنت نماز ضرور ادا کریں؟ کیا وہ بعد میں سنت ادا نہیں کر سکتے؟ ان دونوں مسائل کا جواب دیتے ہوئے پیش نظر رہے کہ ہم کارخانے کے کارکنان ہیں، اس لئے ڈیوٹی کے وقت کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔

ج...... امام نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تب بھی وہ جماعت کرواسکتا ہے۔ امام صاحب کو چاہئے کہ سنتوں سے پہلے فارغ ہونے کا اہتمام کیا کریں اور اگر کبھی امام پہلے فارغ نہ ہو سکے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کو سنتوں کا موقع دے دیا کریں، لیکن اگر کارکنوں کی مشغولی کی وجہ سے وقت کم ہو تو امام فرض پڑھانے کے بعد سنت پڑھے۔

اقامت کے وقت امام لوگوں کو سیدھا کر سکتا ہے:

س...... ہمارے ہاں مسجد میں جب نماز پڑھنے سے پہلے اقامت تکبیر پڑھتے ہیں تو امام صاحب نمازیوں کو کہتے ہیں کہ آپ یہاں کھڑے ہوں اور آپ وہاں کھڑے ہوں۔ امام صاحب کو یہاں پر کیا حکم آیا ہے کیا امام صاحب کو خاموش کھڑے رہنا چاہئے یا نمازیوں کو ہدایت دینا جائز ہے؟

ج...... اگر نمازی آگے پیچھے ہوں یا صف میں جگہ خالی ہو تو امام کو ہدایت کرنی چاہئے۔

امام اور مقتدی کی نماز میں فرق:

س...... مقتدی اور امام کی نماز میں خاص فرق کیا ہے؟ وہ کون کون سی عبادتیں ہیں جو آدمی اکیلا پڑھتا ہے اور اگر امام بن جائے تو نہ پڑھے؟

ج...... اکیلے کی نماز اور امام کی نماز میں تو کوئی فرق نہیں البتہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا باقی تمام ارکان اور دعائیں پڑھے گا۔

کیا امام مقتدیوں کی نیت کرے گا:

س...... مقتدی حضرات باجماعت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ پیچھے اس امام صاحب کے لیکن امام صاحب جب مقتدیوں کے آگے مصلی پر ہوتے ہیں کیا ان کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ آگے ان مقتدیوں کے۔ اس بارے میں تفصیل سے بتائیں؟

ج...... زبان سے کہنے کی ضرورت تو مقتدیوں کو بھی نہیں۔ صرف یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اکیلے نماز نہیں پڑھ رہا، امام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ امام کو بھی یہ نیت کرنی چاہئے کہ میں دوسروں کی امامت کر رہا ہوں۔ تاہم اگر وہ نیت نہ کرے تب بھی اقتداٗ صحیح ہے۔

آہستہ آواز والے امام کی اقتداٗ:

س...... کیا ہمیں ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنی چاہئے جس کی آواز ہم تک پہنچ تو رہی ہو لیکن یہ سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

ج...... امام کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے اقتداٗ صحیح ہے اور ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

خلاف ترتیب تلاوت کرنے والے امام کے پیچھے نماز:

س...... کیا نماز میں قرآن کو ترتیب سے پڑھنا چاہئے اگر ایسا ضروری ہے تو ایسا امام جو اس چیز کی پابندی نہ کرے تو کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے جب کہ اس کو اس بات کا علم بھی ہو؟

ج...... قرآن کریم کو خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے جب کہ قصداً ایسا کیا جائے، اور اگر سہواً ایسا ہو جائے تو مکروہ نہیں، جہاں تک میرا خیال ہے کوئی امام قصداً خلاف ترتیب نہیں پڑھ سکتا بھولے سے ایسا ہو سکتا ہے، اس لئے نماز جائز ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

۲۹ جمادی الثانی تا ۶ رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۹ ستمبر تا ۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۱۹

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

جنرل مشرف صاحب .... خبردار رہیں! .... (اداریہ) 4
فلسفہ ختم نبوت .... (علامہ اقبالؒ) 6
یاسمہ جہانگیر .... اسلام اور وطن دشمن .... (ڈاکٹر دین محمد فریدی) 9
ختم نبوت .... سورۂ کوثر کی روشنی میں .... (مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ) 12
میں شرمندہ ہوں .... (محمد مصطفیٰ، سابق قادیانی مربی) 15
شان ختم النبیین وسید المرسلین .... (عبدالرزاق جاگڑا) 16
گلشن سورتی ویران ہو گیا .... (محمد سفیان بلادی) 19
قادیانی امت کا گھناؤنا کردار .... (روشمیر علی خان) 21
منظوم ختم نبوت 23

زر تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر
زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۱۵۹۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنرل مشرف صاحب .... خبردار رہیں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار اسلام کے شعبہ ختم نبوت اور ۱۹۵۳ء کے بعد سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حکومت کے سامنے یہ موقف پیش کرتی رہی ہے کہ قادیانی صرف اسلام ہی کے دشمن نہیں بلکہ پاکستان اور مسلمانوں کے بھی بدترین دشمن ہیں اور ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح پاکستان کو تباہ کردیا جائے مگر حکمران ہمیشہ اقتدار کے نشہ میں چور ہو کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس موقف کو فرقہ واریت سمجھ کر نظر انداز کرتے رہے نتیجہ کے طور پر وہ اقتدار سے محروم ہوتے گئے اور پاکستان کی بد نصیبی اضافہ کا باعث بنتے رہے۔ انہی قادیانیوں کی سازشوں کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا اور اس کا مشرقی بازو جو مشرقی پاکستان کہلاتا تھا بنگلہ دیش کے نام سے پاکستان سے علیحدہ ہو کر ایک الگ ملک بن کر قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں اور ان کی پروردہ این جی اوز کے مکروہ عزائم کا ایک مستقل شکار بن کر رہ گیا۔ ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کو خارجی طور پر اسلامی ممالک سے دور کیا، کشمیر کا مسئلہ خراب کیا، ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے خلاف سازشیں کیں۔ پاکستان کی تاریخ کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جو قادیانیوں کی سازشوں سے پاک ہو۔ گزشتہ دنوں جب نواز شریف اور عدلیہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی تو مرزا طاہر نے کہا تھا کہ اب پاکستان ختم ہونے والا ہے لیکن خدا نے اس کو ذلیل کیا اور پاکستان کی سالمیت کو لاحق خطرہ ٹل گیا۔ غرض پاکستان کے خلاف جو بھی سازش ہوتی ہے اس کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ جنرل مشرف صاحب جب اقتدار پر فائز ہوئے تو قادیانیوں نے اپنے سابقہ طریق کے مطابق ان کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی لیکن علما کرام نے جنرل صاحب کو بروقت خبردار کردیا اس لئے بعض معاملات میں وہ بچ گئے جس کی وجہ سے قادیانی لابی ان کے خلاف ہو گئی ہے۔ اس وقت بعض لابیاں ان کو استعمال کرتے ہوئے بعض ایسے امور کی انجام دہی کی کوشش میں مصروف عمل ہیں جن کا لازمی نتیجہ ملک کی تباہی کی صورت میں نکلے گا۔ اس حوالے سے ہم جنرل مشرف صاحب کی خدمت میں یہی گزارش کریں گے کہ وہ قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہونے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اس وقت معاشی طور پر ملک کو جس طرح تباہی کی طرف لے جایا جارہا ہے ہماری اطلاعات کے مطابق اس کی پشت پر بھی قادیانیوں کی بہت گہری سازش کارفرما ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق وزارت خزانہ کے بعض اہم عہدوں پر قادیانیوں کو بھرتی کیا جارہا ہے جبکہ احتساب بیورو بھی ان کی سازشوں کا گڑھ بنتا جارہا ہے۔ فاروق آدم کے بارے میں بعض حلقوں میں کھلے بندوں یہ کہا جارہا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ اسی طرح بعض دیگر اہم سرکاری محکموں میں بھی قادیانیوں کو بھرتی کیا جارہا ہے۔ پاکستان میں مجموعی طور پر کئی محاذ کھول دیئے گئے ہیں اور ملک کو افراتفری کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ایسی صورت حال میں بعض قوم پرستوں کی جانب سے ملک کے مجموعی مفاد کے خلاف بیانات کسی بہت بڑے خطرے کی گھنٹیاں ہیں۔ ان حالات میں ہم جنرل مشرف صاحب سے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ علما کرام کو اعتماد میں لے کر قادیانیوں کی اس سازش کو ناکام بنائیں، اسی میں ان کی حکومت کا بھی فائدہ ہے اور پاکستان کا بھی۔ علما کرام کی کسی سے کوئی ذاتی مخالفت نہیں بلکہ محض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے قادیانیوں سے جنگ ہے۔ جب تک قادیانی اس عقیدہ کے انکار سے باز نہیں آئیں گے اس وقت تک علما کرام کی ان سے کھلی جنگ رہے گی اور وہ دنیا کے جس گوشے میں بھی جائیں گے علما کرام وہاں تک ان کا تعاقب کریں گے۔ اگر جنرل مشرف اپنا اقتدار کی بہتری کے خواہاں ہیں اور پاکستان کو ایک مضبوط اور محفوظ ملک بنانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ قادیانیوں سے خبردار رہیں اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ یاد رکھیں یہی وہ طبقہ ہے جس کی سازشیں سابقہ حکومتوں کے زوال کا اہم سبب بنتی رہی ہیں اور اسی کی سازشوں نے ملک کو دولخت کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

لاؤڈ اسپیکر پر پابندی قابل قبول نہیں!

گزشتہ دنوں صوبہ سندھ کے ہوم سیکریٹری نے ایک سرکلر کے ذریعہ تمام ڈی سی صاحبان کو حکم جاری فرمایا کہ وہ مساجد میں صرف اذان اور نماز کے لئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دیں اور کسی بھی قسم کی تقریر کے لئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو بند کروائیں اور اس سلسلہ میں احکامات نافذ کریں۔ لاؤڈ اسپیکر ایکٹ کے تحت اکثر ہوم سیکریٹری صاحبان اس قسم کے بیانات جاری کرکے علما کرام کی زبانیں بند کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ علما کرام کی آواز حق کو اس حد

ختم نبوۃ

تنگ دبایا جائے کہ حق اظہار کا راستہ ہی بند ہو جائے لیکن علمائے کرام آج تک اظہار حق کے اس اہم فریضہ کو کسی طور پر ترک یا نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ : "ہندوستان میں انگریز زبان بندی کر دیتا تو آج ہم آزادی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔" ہم بھی حکومت سے یہی کہیں گے کہ اسپیکر پر تقاریر کی پابندی آزادیٔ اظہار رائے کے منافی ہے۔ اس سے پہلے کہ علمائے کرام اس حکم کو ماننے سے انکار کریں جس کی وجہ سے حکومت کی سبکی ہو، سندھ حکومت جس نے اس فیصلہ کی تنفیذ کی احکامات جاری کئے ہیں وہ اس فیصلہ کو فی الفور واپس لے اور علمائے کرام سے بلاوجہ تصادم کی پالیسی کے استعمال سے احتراز کرے ورنہ ہم با صد ادب و احترام یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں گے کہ حکومت کو یہ حکم نہ صرف یہ کہ بہت مہنگا پڑے گا بلکہ علمائے کرام کو براہ راست حکومت کے مقابل لا کھڑا کرے گا جو کسی صورت میں ملک، حکمرانوں اور عوام الناس کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ ہم حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر جاری رہیں گی۔ لاؤڈ اسپیکر کو تقاریر کے لئے استعمال نہ کرنے کی پابندی کا حکم تو علمائے کرام نے انگریزوں کے ظالمانہ دور میں بھی تسلیم نہیں کیا تھا تو حکومت کیا اب اس بات کی توقع رکھتی ہے کہ علمائے کرام اب اس پابندی کو تسلیم کر لیں گے ؟ بہر حال یہ حکم عوام خصوصاً علمائے کرام کے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم ہونے کی بنا پر قطعی طور پر نافذ العمل ہونے کے قابل نہیں ہے۔

حامد میر .... قادیانیوں کی دھمکیاں!

ہمارا شروع سے یہ مؤقف رہا ہے کہ قادیانی غنڈہ گردی اور بد معاشی کے ذریعہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ ان کے خلاف لکھیں یا تقاریر کریں ان کی آواز کو دبانے کیلئے کوئی طریقہ نہیں چھوڑتے، مگر عام لوگ اس ناقابل تردید حقیقت کو عام طور پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔ بنیادی انسانی حقوق کی بعض نام نہاد تنظیمیں قادیانیوں کے بجائے مسلمانوں کے خلاف بیانات دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں اور اسی بنیاد پر غیر ملکی امداد سے فیضیاب ہوتی ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ قادیانیوں ہی نے گڑبڑ کی اور مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر آج تک علمائے کرام کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت سے توبہ کی آپ ان کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ قادیانیوں نے دنیا بھر میں ان کا جینا دوبھر کر دیا، اس کے باوجود اسلام کے یہ متوالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے میدان میں رہے۔ قادیانیوں کے ظالمانہ اور جارحانہ طرز عمل کا تازہ شاہکار روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد کے ایڈیٹر جناب حامد میر صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر وہ قادیانیوں کے خلاف قلم اٹھانا جہاد سمجھتے ہیں۔ ان کی تحریرات کی بنا پر قادیانیوں نے ان کے خلاف محاذ قائم کر دیا ہے۔ انہیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ان کے اخبار تک کو خریدنے کی کوشش کی گئی۔ انہیں قتل اور گھر کو بم سے اڑانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں، مگر اس کے باوجود اسلام کا یہ سپاہی "قلم کمان" کے ساتھ اس میدان میں ڈٹا ہوا ہے۔ خدا اس کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) ہم قادیانیوں پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غنڈہ گردی سے باز آجائیں ورنہ یہ دھمکیاں ان کو بہت مہنگی پڑیں گی۔

دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند کی رحلت

دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز سپوت، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے خادم خاص اور عاشق صادق، حضرت مولانا فیض علی شاہ صاحب گزشتہ دنوں دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا فیض علی شاہ صاحب سرزمین ہزارہ کے ایک علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد صاحب بھی بہت بڑے عالم اور ہزارہ کی معروف شخصیت تھے۔ حضرت مولانا فیض علی شاہ صاحب جب تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی نگاہ شفقت کے اسیر ہو گئے۔ آپ نے حضرت مولانا محمد اسعد مدنی، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے ہمراہ دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کے بعد دارالعلوم دیوبند میں مدرس کی حیثیت سے تدریس کا آغاز کیا۔ بعد ازاں آپ پاکستان تشریف لے آئے اور مختلف مدارس میں درس حدیث دیتے رہے۔ آپ کی تدریسی مہارت کا ہر عالم مداح تھا۔ جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ہمراہ کافی دینی خدمات سرانجام دیں۔ بعد ازاں آپ انگلینڈ تشریف لے گئے اور جامع مسجد زکریا بولٹن میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ علالت کی وجہ سے مانسہرہ تشریف لے آئے تھے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزئی نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ میں علمائے کرام اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ غالباً ہزارہ کی تاریخ میں کسی جنازہ میں علمائے کرام کی اتنی کثیر تعداد کی شرکت بہت کم ہی ہوئی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور ان کے صاحبزادگان مولانا اسعد علی شاہ، مولانا ارشد علی شاہ اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ

فلسفۂ ختمِ نبوّت

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی، غلامی نہیں بلکہ آزادی ہے کیونکہ ان کی نبوت کے احکام دینِ فطرت ہیں، فطرت صحیحہ کا ان کو خود بخود قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ احکام زندگی کی گہرائیوں سے پیدا ہوتے ہیں، اس واسطے عین دینِ فطرت ہیں۔ ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ جو بعد از نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کرے وہ کافر، کذاب اور واجب القتل ہے۔ (مدیر)

اس سے پہلے کہ ہم اپنی بحث میں آگے بڑھیں ضروری ہے کہ اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی تصور...... میرا مطلب ہے عقیدۂ ختم نبوت: "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" (سورہ احزاب) کی ثقافتی قدروقیمت پورے طور پر ذہن نشین کرلی جائے۔

ایک اعتبار سے نبوت کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ شعور ولایت کی وہ شکل ہے، جس میں واردات اتحاد اپنے حدود سے تجاوز کرجاتیں اور ان قوتوں کی پھر سے رہنمائی یا ازسر نو تشکیل کے وسائل ڈھونڈتی ہیں جو حیات اجتماعیہ کی صورت گر ہیں۔ گویا انبیاء علیہم السلام کی ذات میں زندگی کا متناہی مرکز اپنے لامتناہی اعماق میں ڈوب جاتا ہے تو اس لئے کہ پھر ایک تازہ قوت اور زور سے ابھر سکے۔ وہ ماضی کو مٹاتا اور پھر زندگی کی نئی نئی راہیں اس پر منکشف کردیتا ہے، لیکن اپنی ہستی اور وجود کی اساس سے انسان کا یہ تعلق کچھ اسی کے لئے مخصوص نہیں۔ قرآن مجید نے لفظ وحی کا استعمال جن معنوں میں کیا ہے، ان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ وحی خاصہ حیات ہے اور ایسا ہی عام جیسے زندگی، یہ دوسری بات ہے کہ جوں جوں اس کا گزر مختلف مراحل سے ہوتا یا یوں کہئے کہ جیسے جیسے وہ ارتقاء اور نشوونما حاصل کرتی ہے ویسے ہی اس کی ماہیت اور نوعیت بھی بدلتی رہتی ہے۔ یہ کسی پودے کا زمین کی پہنائیوں میں آزادانہ سر نکالنا، یہ کسی حیوان میں ایک نئے ماحول کے مطابق کسی نئے عضو کا نشوونما، یہ انسان کا خود اپنی ذات اور وجود کی زندگی کی گہرائیوں سے نور اور روشنی حاصل کرنا، یہ سب وحی کی مختلف شکلیں ہیں جو اس لئے بدلتی چلی گئیں کہ اس کا تعلق جس فرد سے تھا یا جس نوع میں اس کا شمار ہوتا تھا اس کی مخصوص ضروریات کچھ اور تھیں۔ اب بنی نوع انسان کے عالم صغر سنی میں ایسا بھی ہوا کہ اس کی نفسی توانائی کا نشوونما شعور کی وہ صورت اختیار کرلے جسے ہم نے شعور نبوت سے تعبیر کیا ہے اور جس کے معنی یہ ہیں کہ اس شعور کی موجودگی میں نہ تو افراد کو خود کسی چیز پر حکم لگانا پڑے گا، نہ اس کے سامنے یہ سوال ہوگا کہ ان کی پسند کیا ہے اور ناپسندیدگی کیا؟ انہیں یہی سوچنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے لئے کیا راہ عمل اختیار کریں؟ یہ سب باتیں گویا پہلے ہی سے طے شدہ ہوں گی، یہ نہیں کہ انہیں اس بارے میں خود اپنے فکر اور انتخاب سے کام لینا پڑے (معروف ومنکر، امر اور نہی، کی تعیین میں لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط) شعور نبوت کو گویا کفایت فکر اور انتخاب سے تعبیر کرنا چاہئے لیکن جہاں عقل نے آنکھ کھولی اور قوت تنقید بیدار ہوئی تو پھر زندگی کا مفاد اسی میں ہے کہ ارتقائے انسانی کے اولین مراحل میں ہماری نفسی توانائی کا اظہار جن ماورائے عقل طریقوں سے ہوا تھا ان کا ظہور اور نشوونما رک جائے۔ انسان جذبات کا بندہ ہے اور جبلتوں سے مغلوب رہتا ہے۔ وہ اپنے ماحول کی تسخیر کرسکتا ہے تو عقل استقرائی کی بدولت لیکن عقل استقرائی اس کے اپنے حاصل کرنے کی چیز ہے جسے ایک دفعہ حاصل کرلیا جائے تو پھر مصلحت اسی میں ہے کہ حصول علم کے اور جتنے بھی طریق ہیں ان پر ہر پہلو سے بندشیں عائد کردی جائیں تاکہ مستحکم کیا جائے تو صرف عقل استقرائی کو، اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیائے قدیم نے بڑے بڑے عظیم نظامات فلسفہ پیدا کئے۔ مگر یہ اس وقت جب انسان اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل سے گزر رہا تھا اور اس پر ایما اور اشارے کا غلبہ تھا۔ لہٰذا ماضی کے یہ فلسفیانہ نظامات مجرد فکر کی بنا پر مرتب ہوئے، لیکن مجرد فکر کی بنا پر ہم زیادہ سے زیادہ کچھ کرسکتے ہیں تو یہ کہ مذہبی عقائد اور مذہبی روایات میں تھوڑا بہت ربط و ترتیب پیدا کردیں۔ رہا یہ امر کہ عملی زندگی میں ہمیں جن احوال سے فی الواقع گزرنا پڑتا ہے، ان پر قابو حاصل کیا جائے کیسے؟ اس کا فیصلہ فکر

ختمِ نبوۃ

مجرد کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یوں نظر آئے گا جیسے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی حیثیت دنیائے قدیم اور جدید کے درمیان ایک واسطہ کی ہے، بہ اعتبار اپنے سرچشمہ وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق دنیائے قدیم سے ہے لیکن بہ اعتبار اس کی روح کے دنیائے جدید سے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود ہے کہ جن پر زندگی کے علم و حکمت کے وہ تازہ سرچشمے منکشف ہوئے جو اس کے آئندہ رخ کے عین مطابق تھے۔ لہذا اسلام کا ظہور جیسا کہ آگے چل کر خاطر خواہ طریق پر ثابت کر دیا جائے گا، استقرائی عقل کا ظہور ہے۔

اسلام میں نبوت چونکہ اپنے معراج کمال کو پہنچ گئی، لہذا اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا۔ اسلام نے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان ہمیشہ سہاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس کے شعور ذات کی تکمیل ہوگی تو یونہی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سیکھے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اگر دینی پیشوائی کو تسلیم نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو جائز نہیں رکھا یا بار بار عقل اور تجربے پر زور دیا یا عالم فطرت اور عالم تاریخ کو علم انسانی کا سرچشمہ ٹھہرایا تو اس لئے کہ ان سب کے اندر یہی نکتہ مضمر ہے، کیونکہ یہ سب تصور خاتمیت ہی کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن یہاں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حیات انسانی اب واردات باطن سے جو باعتبار نوعیت انبیاؑ کے احوال و واردات سے مختلف نہیں، ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکی ہے۔ قرآن مجید نے آفاق وانفس دونوں کو علم کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اس کا ارشاد ہے کہ آیات الٰہیہ کا ظہور محسوسات و مدرکات میں، خواہ ان کا تعلق خارج کی دنیا سے ہو یا داخل کی، ہر کہیں ہو رہا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ اس کے ہر پہلو کی قدر و قیمت کا کما حقہ اندازہ کریں اور دیکھیں کہ اس سے حصول علم میں کہاں تک مدد مل سکتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ تصور خاتمیت سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ زندگی میں اب صرف عقل ہی کا عمل دخل ہے، جذبات کے لئے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ یہ بات نہ کبھی ہو سکتی ہے، نہ ہونی چاہئے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ واردات باطن کی کوئی بھی شکل ہو ہمیں بہر حال حق پہنچتا ہے کہ عقل اور فکر سے کام لیتے ہوئے اس پر آزادی کے ساتھ تنقید کریں، اس لئے کہ اگر ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا عقیدۃً یہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعویٰ کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے علم کا تعلق چونکہ کسی مافوق الفطرت سرچشمے سے ہے، لہذا ہمیں اس کی اطاعت لازم آتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو خاتمیت کا تصور ایک طرح کی نفسیاتی قوت ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی باطنی واردات اور احوال کی دنیا میں بھی علم کے نئے نئے راستے کھل جائیں۔ بعینہٖ جس طرح اسلامی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جزو اول نے انسان کے اندر یہ نظر پیدا کی کہ عالم خارج کے متعلق اپنے محسوسات و مدرکات کا مطالعہ نگاہ تنقید سے کرے اور قوائے فطرت کو الوہیت کا رنگ دینے سے باز رہے، جیسا کہ قدیم تہذیبوں کا دستور تھا۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ صوفیانہ واردات کو خواہ ان کی حیثیت کیسی بھی غیر معمولی اور غیر طبعی کیوں نہ ہو ایسا ہی فطری اور طبعی سمجھیں جیسے اپنی دوسری واردات اور اس لئے ان کا مطالعہ بھی تنقید و تحقیق کی نگاہوں سے کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل بھی یہی تھا۔

دوسرا خطبہ:

یقین کیجئے یورپ سے بڑھ کر آج انسان کے اخلاقی ارتقا میں بڑی رکاوٹ اور کوئی نہیں۔ برعکس اس کے مسلمانوں کے نزدیک ان بنیادی تصورات کی اساس چونکہ وحی و تنزیل پر ہے، جس کا صدور ہی زندگی کی انتہائی گہرائیوں سے ہوتا ہے۔ لہذا وہ اپنی ظاہری خارجیت کو ایک اندرونی حقیقت میں بدل دیتی ہے۔ ہمارے لئے تو زندگی کی روحانی اساس ایمان و یقین کا معاملہ ہے جس کی خاطر ایک غیر تعلیم یافتہ مسلمان بھی برضا و رغبت اپنی جان دے دے گا، پھر اسلام کے اس بنیادی تصور کے پیش نظر کہ وحی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہے، لہذا اب کوئی ایسی وحی نہیں کہ ہم اس کے مکلف ٹھہریں، ہماری جگہ دنیا کی ان قوموں میں ہونی چاہئے جو روحانی اعتبار سے سب سے زیادہ استخلاص حاصل کر چکی ہیں۔ شروع شروع کے مسلمانوں کو جنہوں نے قبل از اسلام کی روحانی غلامی سے نجات حاصل کی تھی، اسلام کے اس بنیادی تصور (خاتمیت) کی ٹھیک ٹھیک حقیقت سمجھنے سے قاصر رہے، لیکن ہمیں چاہئے آج اپنے اس موقف کو سمجھیں اور اپنی حیات اجتماعیہ کی از سر نو تشکیل اسلام کے بنیادی اصولوں کی رہنمائی میں کریں، تاآنکہ اس کی وہ غرض و غایت جو ابھی تک صرف جزواً ہمارے سامنے آئی ہے، یعنی اس روحانی جمہوریت کی نشوونما جو اس کا مقصود و منتہا ہے، تکمیل کو پہنچ سکے۔

تیسرا خطبہ:

راجہ صاحب کا مضمون میں نے نہیں دیکھا، دیکھا تو تھا پڑھا نہیں آپ اپنے مضمون میں اپنے خیالات کا اظہار کیجئے، ان کے خیالات کی تردید ضروری نہیں۔

ا:...... خاص حالات و واردات جن کے اعتبار سے نبوت روحانیت کا ایک مقام تصور کی جاتی ہے۔ (مقام تصوف اسلام میں ایک اصطلاح ہے)

۲ :...... ایک (Socio Politiical Institution) قائم کرنے کا عمل یا اس (Institution) کا قیام، اس کا قیام گو ایک نئی اخلاقی فضا کی تخلیق ہے جس میں پرورش پاکر فرد اپنے کمالات تک پہنچتا ہے اور جو فرد اس نظام کا ممبر نہ ہو یا اس کا انکار کرے وہ ان کمالات سے محروم ہو جاتا ہے، اس محرومی کو مذہبی اصطلاح میں کفر کہتے ہیں۔ گویا اس دوسرے جزو کے اعتبار سے نبی کا منکر کافر ہے۔

دونوں اجزاً موجود ہوں تو نبوت ہے۔

صرف پہلا جزو موجود ہو تو تصوف اسلام میں اس کو نبوت نہیں کہتے اس کا نام ولایت ہے۔

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاً نبوت کے موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل، مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا حالانکہ طبری لکھتا ہے وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا، اور اس کی اذان میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق تھی۔

لیڈنگ اسٹرنگز (Leading Strings) سے مراد لیڈنگ اسٹرنگز آف رلیجن نہیں بلکہ بلڈنگ اسٹرنگز آف فیوچر پرافٹس آف اسلام ہے۔ یا یوں کہئے کہ ایک کامل الہام و وحی کی غلامی سے باقی سب غلامیوں سے نجات ہو جائے اور لطف یہ کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی، غلامی نہیں بلکہ آزادی ہے، کیونکہ ان کی نبوت کے احکام دین فطرت ہیں، یعنی فطرت صحیحہ ان کو خود بخود قبول کرتی ہے۔ فطرت صحیحہ کا انہیں خود بخود قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ احکام زندگی کی گہرائیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے عین دین فطرت ہیں۔ ایسے احکام نہیں جن کو ایک مطلق العنان حکومت نے ہم پر عائد کر دیا ہے اور جن پر ہم محض (بوجہ) خوف عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ اسلام کو دین فطرت کے طور پر ریلیز کرنے کا نام تصوف ہے، اور ایک اخلاص مند مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کیفیت کو اپنے اندر پیدا کرے، اس کیفیت کو میں نے لفظ (Emancipation) سے تعبیر کیا ہے۔

چوتھا خطبہ :

۱ : عقل اور وحی کا مقابلہ یہ فرض کرکے کہ دونوں علوم کے ماخذ ہیں، درست نہیں ہے علوم کے ماخذ انسان کے حواس اندرونی و بیرونی ہیں، عقل ان حواس ظاہری و معنوی کے انکشافات کی تنقید کرتی ہے اور یہی تنقید اس کا حقیقی فنکشن ہے اور بس مثلاً آفتاب مشرق سے طلوع کرتا ہے اور مغرب کی طرف حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے یہ حواس ظاہری کا انکشاف ہے، عقل کی تنقید کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ حواس کا انکشاف درست نہ تھا۔

۲ : وحی کا فنکشن حقائق کا انکشاف ہے یا یوں کہئے کہ وحی تھوڑے وقت میں ایسے حقائق کا انکشاف کر دیتی ہے جن کو مشاہدہ برسوں میں بھی نہیں کر سکتا، گویا وحی حصول علم میں جو وقت کا عنصر ہے اس کو خارج کرنے کی ایک ترکیب ہے انسان کی ترقی کے ابتدائی مراحل میں اس ذریعہ علم کی بے انتہا ضرورت تھی کیونکہ ان مراحل میں انسان کو ان مقامات کے لئے تیار کیا جا رہا تھا جن پر پہنچ کر وہ قوائے عقلیہ کی تنقید سے خود اپنی محنت سے علم حاصل کرے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش انسانی ارتقا کے اس مرحلہ پر ہوئی جبکہ انسان استقرائی علم سے روشناس کرانا مقصود تھا میرے عقیدہ کی رو سے بعد وحی محمدی کے الہام کی حیثیت محض ثانوی ہے۔ سلسلہ تو الہام کا جاری ہے، مگر الہام بعد وحی محمدی حجت نہیں۔ سوائے اس شخص کے جس کو الہام ہوا ہو، بالفاظ دیگر بعد وحی محمدی الہام ایک پرائیویٹ فیکٹ ہے۔ اس کا کوئی سوشل مفہوم یا وقعت نہیں ہے۔

میں نے پچھلے خطبہ میں کہا تھا کہ نبوت کی دوسری ایک (Socio Politiical Institution) کی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ بعد وحی محمدی کسی کا الہام یا وحی ایسے (Institution) کی بنا قرار نہیں پاسکتا۔ تمام صوفیہ اسلام کا یہی مذہب ہے۔ محی الدین قلم عربی تو الہام پانے والے کو نبی کہتے ہی نہیں۔ اس کا نام ولی رکھتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام سے پہلے بنی نوع انسان میں شعور ذات کی تکمیل نہ ہوئی تھی۔ اسلام نے انسان کی توجہ علوم استقرائی کی طرف مبذول کی تاکہ انسانی فطرت من کل الوجود کامل ہو اور اپنی ذاتی محنت سے حاصل کردہ علم کے ذریعہ سے انسان میں اعتماد علی النفس پیدا ہو۔ غرضیکہ بعد وحی محمدی میرے عقیدہ کی رو سے الہام کی حیثیت محض ثانوی ہے۔ جس شخص کو ہوتا ہے اس کے لئے حجت ہو تو ہو اوروں کے لئے نہیں ہے۔ اگر آج کوئی شخص کہے کہ میں نے بالمشافہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر دریافت کیا ہے کہ فلاں ارشاد جو محدثین آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں، آپ کا ہے؟ یا نہیں؟ اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ نہیں تو ایسا مکاشفہ اس شخص کے لئے حجت ہوگا، تمام عالم اسلام کے لئے نہیں۔ اگر اس قسم کے مکاشفات کو تمام عالم اسلام کے لئے حجت قرار دیا جائے تو عام تنقیدی تاریخ کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا بالفاظ دیگر روایت و درایت استقرائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (انوار اقبال مرتبہ بشیر احمد ڈار)

☆☆..........☆☆

ختم نبوة

ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

عاصمہ جہانگیر

اسلام اور ملک دشمن

روزنامہ جنگ سنڈے ایڈیشن ۳/ ستمبر ۲۰۰۰ میں ہیومن رائیٹس کی کرتا دھرتا مشہور بدنام زمانہ عاصمہ جہانگیر کا انٹرویو شائع ہوا صحافی حضرات نے تو ازراہ اخلاق اس کو جرأت اور دلیری کا نام دیا، مگر عاصمہ جہانگیر نے از خود اسے اپنے خلاف ایف آئی آر قرار دیا۔ انٹرویو کے آتے ہی دوستوں نے جواب کا مطالبہ کیا، سوچتا رہا کہ کیا جواب دوں؟ اگر میرے پاس غیر ملکی فنڈ ہوتے تو ملکی اخبار میرے جواب کو بھی شائع کرتے، کیونکہ یہ مادی دور ہے، سب اخبار والے حضرات اور خود عاصمہ جہانگیر بھی جانتی ہے کہ جو کام ہیومن رائیٹس کے پردے میں ہو رہا ہے وہ سراسر غلط ہے مگر ہوس زر یہ سب کچھ کروا رہی ہے۔ اس کا ثبوت خود عاصمہ جہانگیر کے انٹرویو میں موجود ہے صحافی حضرات کا سوال تھا کہ آپ الیکشن میں حصہ کیوں نہیں لیتی؟ تو عاصمہ کا جواب تھا کہ مجھے ووٹ نہیں ملیں گے، یہ بات اس طرف جاتی ہے کہ عاصمہ جہانگیر کو اچھی طرح علم ہے کہ میں غلط کام کر رہی ہوں، اسلام اور ملک سے غداری کر رہی ہوں، جانتی ہے کہ عوام میں گئی تو پول کھل جائے گا، یہ عدالتی پیچیدہ نظام ہے جو عاصمہ جہانگیر جیسی عورت کو حق دے رہا ہے کہ وہ دھڑلے سے اسلام اور ملک کے خلاف جو چاہے بکواس کر دے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں، جیسا کہ حالیہ انٹرویو میں ہے کہ اسلام اور ملک کے خلاف اسی ملک میں رہتی ہوئی کھل کر بولی، مولوی کے نام پر اسلام کو غلط ثابت کیا۔

عاصمہ جہانگیر صاحبہ آج تک کسی مولوی سے ملی تک نہیں جیسا کہ اس کے اسی انٹرویو سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق کی پاکستان میں سب سے بڑی چیمپئن بنتی ہے مگر جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا مولوی کے گھر میں عورتوں کے حقوق نہیں ہوتے؟ تو جواب دیا کہ میں نے کسی کے گھر جا کر نہیں دیکھا۔

عاصمہ جہانگیر صاحبہ عورت کو جو حق اسلام نے دیا ہے تم یا تمہارے مغربی ممالک نہیں دے سکتے، جو احترام اسلام میں عورت کو حاصل ہے، بیٹی، بہن، ماں، بیوی، دادی، پردادی وہ مغربی ممالک میں نہیں۔ مغربی دنیا میں جب تک حسن و جوانی موجود ہے بوائے فرینڈ بوالہوسی کے لئے قدر کرتے ہیں جب حسن گیا تو پھر دربدر کی ٹھوکریں ہیں، بے قدری ہے، مجھے ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہر باخبر آدمی جانتا ہے

جناب عاصمہ جہانگیر صاحبہ آپ نے عورتوں کی تعلیم کے سلسلہ میں مولوی کو بڑی رکاوٹ قرار دیا، یہ سفید جھوٹ ہے، مولوی عورتوں کی تعلیم کا مخالف نہیں انہیں علم ہے کہ دین کا بیشتر حصہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پہنچا ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب کسی علمی مسئلہ کا حل چاہتے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وہ علمی مسئلہ حل کرتیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مطمئن ہو جاتے۔

اسلام سے پہلے عورتوں کو کفر نے تمام حقوق سے محروم کر رکھا تھا، یہ اسلام ہے جس نے عورت کو وراثت میں حقدار قرار دیا۔ صرف والد ہی کی وراثت میں نہیں خاوند، بیٹا، بیٹی اور اوپر نیچے نسلوں میں وراثت عورت کو پہنچتی ہے، جو اسلام کے طریقہ سے حقوق ملتے ہیں، ان میں سکون ہے جو غصب کئے جاتے ہیں، ان میں بے سکونی ہے، جیسی بے سکونی اپنے خاوند کے ساتھ آپ کی ہے آپ کے انٹرویو میں اس کی صاف جھلک موجود ہے۔

میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ آیئے میرے گھر میری شادی کو آج تقریباً بیالیس سال ہو گئے، میرے چودہ بچے ہیں، میں بیوی، بچوں کو اور رشتہ داروں کو اسلام کے مطابق حقوق دیتا ہوں، میری آج تک گھر میں لڑائی نہیں ہوئی، میرے بچے گالی تک دینا نہیں جانتے، تمہیں کھلی چھٹی ہے ہفتہ دس دن رہ کر کمزوری پکڑو، یہ میں نے اسلام کے قانون رحمت سے یہ سب کچھ لیا ہے، تم دولت کے انبار سے بے سکون ہو، میں حلال کی کمائی سے مطمئن ہوں، اور اس علاقہ میں ایک قابل احترام مذہبی ورکر ہوں، میرے گھر میں عمل ہوتا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے اس کے بندوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہوں، تم نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ میں منافق نہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تمہارے حقوق انسانی کے چند ورکر جو میرے ہاں ہیں، ان کے گھر میں تمہارے بیان کردہ حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے، تمہارے لوگ ہیں کہ وہ جب تمہارے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو مولوی کے نام پر اسلام کو ننگی گالیاں دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ مشہور مذہبی راہنماؤں کے قریبی ہیں، رام بھی راضی رکھتے ہیں اور رحیم بھی، تمہارے لگائے ہوئے پھل یہاں

ختم نبوۃ

بھکر میں منافقانہ رویہ رکھتے ہیں، ہم تمہارے متعلق کیا سوچیں؟ تحقیق کر لو کھلا ثبوت مل جائے گا، ویسے آج کل تمہارے یہ تین چار چمچے مجھے برا بھلا کہنے کے سوا کوئی کام کرتے ہی نہیں۔ یہ میں اس وجہ سے لکھ رہا ہوں کہ تم انکار کر دو کہ میں تو دین محمد فریدی کو جانتی نہیں۔ ان چمچوں کی شہہ پر میرے خلاف تمہارے رسالہ "جہد حق" میں جھوٹ لکھا۔ جب میں نے وکیل کے ذریعے نوٹس دیا اور پھر مقدمہ قائم ہوا تو رانا محمد خان سول جج بھکر کی عدالت میں حسین نقی کی طرف سے معافی نامہ درج ہوا، تمہارا وکیل گلزار احمد تھا اور میرا وکیل محمد عمر خان چوہان، اسی سلسلہ کا اسلام دشمنی کا واقعہ بھی سنا دوں، جب تمہارا حقوق انسانی کا وفد بھکر پریس کلب کو خطاب کرنے پہنچا تو نمائندہ نوائے وقت کنور شبیر نے مطالبہ کیا کہ تلاوت کلام پاک سے اجلاس شروع ہو تو تمہارا نمائندہ جو کہ فیصل آباد سے تھا بول اٹھا کہ ہمارا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر نمائندہ نوائے وقت ڈٹ گیا اور تلاوت کلام پاک ہوئی پھر اجلاس ہوا اور یہ وفد خاص کر میرے خلاف دورہ پر تھا۔ تمہاری حقوق انسانی پھر بھی نہیں رکی "ٹیل آف کمیونیٹی کینیڈا" میں میرے خلاف خبر لگوائی، وہ اس وقت کی وزیر اعظم بے نظیر کو پہنچائی گئی۔ بعد ہ کی انکوائری ہوئی، انکوائری آفیسر بھی ڈی آئی جی، آئی جی طاہر عارف قادیانی تھا، بعدہ سچا اور حق پر تھا، کامیاب ہوا، پھر کئی دفعہ تمہاری حقوق انسانی والوں نے میرے خلاف خبریں امریکہ میں لگوائیں اور تمہاری یہ حقوق انسانی اتنی بزدل ہے کہ مجھے خبروں کی ہوا تک نہیں لگنے دی۔ جانتے تھے کہ ایک قانونی جنگ شروع ہو جائے گی اور اسی بزدلی کا نتیجہ ہے کہ میری طرف سے ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ جو کہ اسی وقت کے رسالہ "جہد حق" کے ایڈیٹر حسین نقی کے خلاف دائر ہوا تھا، اس کے بعد دنیا میں یہ واحد رسالہ ہے جس پر کسی چیف ایڈیٹر، ایڈیٹر، پبلشر، سرکولیشن منیجر، وغیرہ کا نام درج نہیں ہوا، آخر یہ اسلام کے خلاف سازشی پرچہ بے نام ہو گا تو بدنام ہوں گے۔

اب میں آتا ہوں تمہارے اس جواب پر کہ پاکستان اور بھارت میں کون قصوروار ہے؟ تو محترمہ آپ نے ظالم اور مظلوم کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا کہ دونوں قصوروار ہیں۔ حالانکہ بھارت نے پاکستان پر بے انتہا زیادتیاں کی ہیں۔ پہلے تو بونڈری کمیشن کے ساتھ بے ایمانی کر کے گورداسپور اور فیروزپور پاکستانی حصہ ہڑپ کیا، پھر جو اثاثے پاکستان کے بھارت میں رہ گئے تھے وہ بھی دبا لئے، جو اسلحہ پاکستان کو مل چکا تھا تو ریل گاڑی میں اسلحہ کی جگہ پتھر بھر کر بھیج دیئے، ریاست حیدر آباد اور جونا گڑھ پر زبردستی قبضہ کیا، گورداسپور کی وجہ سے کشمیر کا زمینی راستہ مل گیا تھا اس نے اس ذریعے سے کشمیر میں فوجیں داخل کیں، اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ٹھکرا دیا، پاکستان کے نہری پانی کے نظام پر قبضہ کیا۔ اگر پاکستان کے باشندے، اپنا حق لینے کی جدوجہد کرتے ہیں تو وہ کیسے قصوروار ہیں، تم پاکستان میں رہ کر پاکستان دشمنی کی بات کر رہی ہو، تم قصوروار نہیں؟ تمہیں پاکستان کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی، پاکستان کے ایٹمی دھماکہ کے بعد اسلام آباد میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا جنازہ نکالا گیا، مصنوعی قبر بنا کر جوتے مارے اسلام کی تمہاری پروردہ چند مکشوفات نے ننگے سر عبدالقدیر خان محسن پاکستان کے خلاف جلوس نکالے، میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ جب کچھ دن پہلے بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا، اس وقت تم نے جلوس کیوں نہیں نکالے اس وقت تمہاری امن کی رگ کیوں نہیں پھڑکی، تم ہو ہی اسلام اور پاکستان دشمن، اسی وجہ سے تم تقریباً ساٹھ مکشوفات کو ساتھ لے کر دین مشن کے نام پر بھارت گئیں۔ بھارتی فوجیوں کو لڈو کھلائے، ان کے ساتھ ڈانس کیا جسے تم نے کئی ناچ کا نام دیا، کیا کسی پاکستانی فوجی کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے تم نے؟ تمہیں تو پاکستان کی ہر ترقی کھٹکتی ہے، تمہارے رسالہ "جہد حق" مارچ ۲۰۰۰ء میں پاکستان پر دباؤ ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دے، کیا بھارت اور امریکہ کو بھی کہا ہے کہ وہ پہلے دستخط کریں حالانکہ دنیا کا امن امریکہ اور بھارت، اسرائیل نے تباہ کیا ہوا ہے۔ جتنے عالم اسلام کے حقوق ان تینوں ملکوں نے دبائے ہوئے ہیں، مسلمانوں نے تو اپنے حقوق کے حصول کے لئے عشر عشیر بھی نہیں کیا اگر کہیں آواز اٹھتی ہے تو تم جیسی مغربی ممالک کی ایجنٹ راستہ روکنے کے لئے میدان میں کھڑی ہیں۔

تم نے طلاق اور مہر کے بارے میں غلط باتیں کہیں، تمہیں اسلام کے اصولوں کا پتہ ہی نہیں، اسلام میں مہر ساڑھے بتیس روپیہ نہیں جو تم نے کہا، اسلام میں کم از کم مہر دس درہم چاندی ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں رہی، وسعت کے مطابق جتنا چاہے باندھے، آج کوئی مولوی بھی کم از کم پانچ سو روپے سے کم مہر پر نکاح نہیں پڑھتا۔ طلاق اور نان و نفقہ کے بارے میں بھی آپ نے غلط بیانی کی، اسلام کو بدنام کرنے کا ٹھیکہ غالباً مغربی دنیا کی شہہ پر آپ نے اٹھایا ہوا ہے جس کے بدلے طاغوتی طاقتیں تمہیں آب و دانہ مہیا کرتی ہیں۔ اسلام میں طلاق حلال ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، تین طلاق یکدم دینا نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور گناہ کبیرہ ہے، اسلامی اصول کے مطابق اگر خاوند بیوی میں شدید نااتفاقی ہے تو دونوں طرف چار سنجیدہ اور قابل بزرگ معاملے کو سلجھائیں، پھر بھی اگر معاملہ نہ سلجھے تو طہر میں ایک طلاق دے اور عورت کو حق حاصل ہے کہ خاوند کے گھر رہے، شاید معاملہ سلجھ جائے رجوع ہو جائے، نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہے، اسی طرح وقفہ وقفہ سے تین طلاق دے مگر سب خرچ مرد برداشت کرے

ختم نبوۃ

گا، آپ یہ کہاں سے لے آئیں، ہاں یاد آیا کہ یہ تمہارے لوارہ دستک کی کارستانی ہے جو عورتوں کو غلط راستے پر ڈال رہی ہے، اب رہ گیا جہاد افغانستان جنہوں نے امریکہ کے لئے روس سے جنگ لڑی تھی، ان جہادی تنظیموں کا انجام دنیا کے سامنے ہے جو طالبان صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لڑ رہے ہیں ان کے علاقہ میں ساری دنیا سے زیادہ امن ہے اور وہاں ہر مظلوم کو انصاف مفت مل رہا ہے، تمہیں عورتوں کا دکھ نہیں بلکہ وہاں تمہاری طرح کی وکلاٗ برادری کو لوٹ کھسوٹ کا موقع نہیں، وہاں کرپٹ جج نہیں جو بریف کیس لے کر فیصلہ کریں، تمہارے پیٹ میں درد ہے کہ وہاں پر یہود و ہنود اور قادیانیوں کا داخلہ بند ہے۔ اللہ کے یہ شیر اسلام دشمن اقوام متحدہ کی پابندیوں سے لاپروا ہو کر اسلام کے راستے پر گامزن ہیں۔

پاکستان میں اقلیتوں کے بارے میں آپ کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے، جس قدر آزادی پاکستان میں اقلیتوں کو ہے، وہ نہ تمہارے چہیتے بھارت میں ہے نہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل میں، یہاں کلیدی آسامیوں پر بہت زیادہ تعداد میں اقلیت فائز ہیں، بلکہ وزیر اور جج ہیں یہ نظریاتی ملک پر بہت بڑی زیادتی ہے، ہاں یہاں ایک اقلیت ایسی بستی ہے جو نہ اس ملک کے آئین کو تسلیم کرتی ہے، نہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر تین حرف بھیج کر مسلمان ہوتی ہے حالانکہ وہ کافر اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے ہیں، مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرتے ہیں اور تمہاری سب سے زیادہ ہمدردی قادیانیوں کے ساتھ ہے، قادیانیوں کو تم تلقین کرو کہ تم آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم بن کر رہو، مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہو تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت چھوڑ دو بصورت دیگر ان کے خلاف مقدمے قائم ہوتے رہیں گے، ہم ایک معمولی اقلیت کو اکثریت کے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

محترمہ تمہارے انٹرویو سے ثابت ہے کہ تمہارا آئیڈیل تمہارا والد جیلانی ہے، حالانکہ وہ چھ نکات کا موجد ہے، جس کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا، ہمارے مسلمانوں کے آئیڈیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تم اپنے باپ کے حقوق کا تحفظ کرتی ہو حالانکہ اس کا انچ ڈیٹا فارم مولوی فرید احمد کی کتاب "سورج بادلوں کی اوٹ میں" موجود ہے۔ ہم پیارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہستی ہیں جنہوں نے مظلوم کو اس کا حق ظالم سے دلوایا، اور آج بھی صرف اسلامی قانون ہی حق دیتا ہے کہ جس کے حقوق غصب ہوں اس کو دلوا دیے جائیں، اس میں کافر و مسلم کی بھی تمیز نہیں۔

اب رہ گئی بات فنڈ کی تم نے تو خود اقرار کیا ہے کہ میں مغربی لابی سے فنڈ لیتی ہوں، جواب میں حکومت کو مطعون کیا کہ وہ بھی لیتی ہے، میں یہ پوچھتا ہوں کہ تم پاکستان کی شہری ہو کہ حکومت در حکومت کی قائل؟ حکومت، حکومت سے تجارت کا حق رکھتی ہے؟ اگر کرپٹ افراد نے ان فنڈ کا غلط استعمال کیا تو عوام کا کوئی قصور نہیں، تم جو اتنے فنڈ لیتی ہو، علاقہ تھر اور بلوچستان میں حالیہ قحط سالی میں اخبارات گواہ ہیں کہ این جی اوز نے کوئی کام نہیں کیا، اس کے بالمقابل دیندار جماعتوں نے کام کیا، ثبوت چاہو تو حاضر کر دوں گا، دینی مدارس عوامی چندہ سے چلتے ہیں، بفرض محال کوئی ایک آدھ غیر ملک سے تمہارے نقش قدم پر چل کر امداد لیتا بھی ہے تو وہ بھی این جی اوز کی سازش ہے، میں نے شرافت کے دائرے میں آپ کا جواب دینے کی سعی کی ہے، جواب ابھی تشنہ ہے انشاء اللہ پھر کبھی......

بقیہ: گھناؤنا کردار

کرتے وہ گمراہ ہیں، بے دین ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہیں، اللہ تعالیٰ اور بھی نبی بھیجتا رہے گا، مرزا قادیانی پر ہی بس نہیں ہے، نہ جانے آج چودھویں صدی میں ایسے اندھے لوگ کیوں ہو گئے کہ ان کو سامنے کھڑا ہوا ہاتھی بھی نظر نہیں آتا۔

جو انسان چاند کی طرف منہ کر کے تھوکتا ہے، اس کا تھوک اسی کے چہرے پر گرتا ہے، چاند کی شان تو بلند ہے، اپنا تھوکا ہوا اپنے منہ پر کھانے والے اندھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد
ملک و قوم اور عالم اسلام کے خلاف اس فتنے کی سازشوں سے باخبر رہنے کے لئے
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کا مطالعہ کیجئے
تازہ شمارہ اپنے قریبی نمائندہ ختم نبوت سے طلب فرمائیں
رابطہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

ختم نبوۃ

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

ختمِ نبوّت

سورۂ کوثر کی روشنی میں!

ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں ہیں بلکہ تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت اپنی انتہا اور کمال کو پہنچ گئی، تمام مدارج نبوت کو ایک ذات اقدس نے حدِ کمال پر پہنچادیا، اب قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول آخرین ہیں اور تمام بنی نوع انسان کی کامیابی اور کامرانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے۔ آیئے حضرت قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک یادگار تقریر جسے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کیسٹ کی مدد سے لکھی، ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا اعطینٰک الکوثر ○ فصل لربک وانحر ○

ان شانئک ھوالابتر ○

یہ سورۂ مبارکہ گویا سب سے زیادہ چھوٹی سورۃ ہے۔ یہ نازل کی گئی ہے ختم نبوت کے تحفظ اور اس کے بقاء اور اس کے اثبات کے لئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف نبوت ہی ثابت نہ ہو بلکہ ختم نبوت ثابت ہو، اور آپ کا خاتم النبیین ہونا واضح ہو جائے۔

بنیادی عقیدہ:

چونکہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، اسی پر موقوف ہیں اسلام کی ساری خصوصیات اور امتیازات، اگر ختم نبوت کا انکار کردیا جائے تو نہ اسلام کی خصوصیت باقی رہتی ہے نہ اس کا کمال باقی رہتا ہے، نہ اس کا دوام باقی رہتا ہے۔ اس لئے ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ اس کے بارے میں اول تو قرآن کریم کی آیت نے واضح فرمادیا کہ:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ○"

(سورہ الاحزاب رکوع:۵ آیت:۴۰)

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں۔"

تو قراۃ مشہورہ تو یہی ہے۔ خاتم النبیین (بفتح التاء) اور خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ جب کسی کاغذ پر مہر لگ جاتی ہے تو اس میں نہ کوئی چیز داخل کی جاسکتی ہے اور نہ اس سے کوئی چیز خارج کی جاسکتی ہے۔ مہر کے معنی یہ ہیں کہ اب دستاویز مکمل ہوگئی، اس میں نہ اب کسی قسم کی گنجائش اضافہ کی ہے، نہ کمی کی۔ اور شاذ قرأت خاتم (بکسر التاء) ہے، کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی نبیوں کا اختتام ہوگیا ہے۔ آپ کے اوپر اب نبوت دنیا میں باقی نہیں رہی، ادھر احادیث بہت کثرت سے ہیں ختم نبوت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ: "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" "تم اے علی! میرے نسبت سے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کی نسبت سے ہارون، تو "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ لا انہ لا نبی بعدی" "فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی آئے اور تقریباً چار ہزار کے قریب انبیاؑ بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ بعض احادیث میں فرمایا گیا ہے۔ نبوت کی مثال ایک محل کی ہے جو تعمیر ہوا اور ایک ایک اینٹ اس میں لگ گئی، ایک اینٹ کی کمی تھی "وانا اللبنۃ الاخر وانا خاتم النبیین" آخری اینٹ میں ہوں، جس نے قصر نبوت کو مکمل کردیا۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور بہت سی (مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ نے ختم نبوت کامل میں دو سو دس احادیث سے مسئلہ ختم نبوت ثابت کیا ہے) روایتیں ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ ختم نبوت کے بارے میں اور قرآن کریم نے اس کی بنیاد قائم کردی۔

قادیانی مغالطہ:

اس میں اکثر قادیانی یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ نبوت تو دنیا کے لئے رحمت ہے، جب نبوت ختم ہوگئی تو رحمت ختم ہوگئی اور زحمت پیدا ہوگئی۔ نبوت تو ایک نور ہے جب وہ نور نہ رہا تو دنیا میں ظلمت پیدا ہوگئی تو اس میں تو (معاذاللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ آپ دنیا کو رحمت دینے کے لئے آئے یا دنیا میں (معاذاللہ) ظلمت پیدا کرنے کے لئے آئے کہ نور ہی ختم کردیا اور رحمت ہی ختم کردی۔ یہ ایک مغالطہ ہے

ختم نبوۃ

اور مغالطہ واقع ہوا ہے ختم نبوت کے معنی سمجھنے کے اندر یا تو سمجھا ہی نہیں ان لوگوں نے یا سمجھ کر جان بوجھ کر دغا اور فریب سے کام لیا ہے۔

حقیقی معنی :

ختم نبوت کے معنی قطع نبوت نہیں ہیں کہ منقطع ہوگئی نبوت ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت اپنی انتہا کو پہنچ کر حد کمال کو پہنچ گئی ہے۔ اب کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہا کہ بعد میں کوئی نبی لایا جائے اور اس درجہ کو پورا کرایا جائے۔ ایک ہی ذات اقدس نے ساری نبوت کو حد کمال پر پہنچا دیا کہ کامل ہوگئی نبوت، تو ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں، قطع نبوت کے نہیں ہیں، گویا کہ ایک ہی نبوت قیامت تک کام دے گی، کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ نبوت کے جتنے کمالات تھے وہ سب ایک ذات بابرکات میں جمع کر دیئے گئے۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے آسمان پر رات کے وقت ستارے چمکتے ہیں، ایک اکا، دوسرا، تیسرا اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ستارے جگمگا جاتے ہیں، بھرا ہوا ہوتا ہے آسمان ستاروں سے اور روشنی بھی پوری ہوتی ہے، لیکن رات رات ہی رہتی ہے دن نہیں ہوتا، کروڑوں ستارے جمع ہیں مگر رات ہی ہے روشنی کتنی بھی ہو جائے، لیکن جوں ہی آفتاب نکلنے کا وقت آتا ہے پو پھٹتی ہے، تو ایک ایک ستارہ غائب ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ جب آفتاب نکل آتا ہے تو اب کوئی بھی ستارہ نظر نہیں پڑتا، چاند بھی نظر نہیں پڑتا، تو یہ مطلب نہیں اس کا ستارے غائب ہوگئے دنیا سے بلکہ ان کا نور مدغم ہوگیا آفتاب کے نور میں کہ اب اس نور کے بعد سب کے نور دھیمے پڑگئے اور وہ سب جذب ہوگئے آفتاب کے نور میں، اب پورے دن تک آفتاب ہی کا نور کافی ہے کسی اور ستارے کی ضرورت نہیں اور نکلے گا تو اس کا چمکنا ہی نظر نہیں آئے گا۔ آفتاب کے نور میں مغلوب ہو جائے گا، تو یوں نہیں کہیں گے کہ آفتاب نکلنے کے بعد دنیا میں ظلمت پیدا کر دی، نور کو ختم کر دیا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ نور کو اتنا مکمل کر دیا کہ اب چھوٹے موٹے ستاروں کی ضرورت باقی نہیں رہی، آفتاب کافی ہے۔ غریب تک پورا دن اسی کی روشنی میں چلے گا تو اور انبیاً بمنزلہ ستاروں کے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ آفتاب کے ہیں۔ جب آفتاب طلوع ہوگیا اور ستارے غائب ہوگئے تو یہ مطلب نہیں کہ نبوت ختم ہوگئی بلکہ اتنی مکمل ہوگئی کہ اب قیامت تک کسی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی، گویا نبوت کی ایک فہرست تھی جس پر مہر لگ گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر لگا دی کہ اب کوئی نبی زائد ہوگا نہ کم ہوگا۔ یہ ممکن ہے کہ بیچ میں سے کسی نبی کو بعد میں لے آیا جائے، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد میں نازل ہوں گے مگر وہ اسی فہرست میں داخل ہوں گے۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی جدید نبی داخل ہو پچھلے نبی کو اگر اللہ تعالیٰ لانا چاہیں تو وہ لائیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فہرست مکمل کر دی کہ اب نہ کوئی نبی زائد ہو سکتا ہے نہ کم ہو سکتا ہے۔

دو بنیادیں :

تو بہر حال ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے نکلے قطع نبوت کے نہیں۔ اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ نبوت کی بنیاد دو چیزوں پر ہے : (۱) کمال علم : جو قطعی علم ہو، جس میں شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ (۲) کمال اخلاق : عمل پر بنیاد نہیں ہے۔ نبی کا ایک سجدہ پوری امت کے سارے سجدوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس سجدے میں جو اخلاص جو للّٰہیت، جو معرفت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے میں ہوگی، پوری امت کو مل کر وہ معرفت وہ اخلاص نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو نبی کا ایک سجدہ امت کے سارے سجدوں سے اونچا اور بڑا ہے۔ اس لئے اگر امت کے اندر کسی کا عمل اتنا زیادہ ہو کہ وہ رات بھر نفلیں پڑھے، دن بھر روزہ رکھے، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سوتے بھی تھے اور نمازیں بھی پڑھتے تھے، لیکن بعض لوگوں میں امت کے اگر پوری پوری رات کوئی سجدہ کرے تو ذرہ برابر بڑھنا تو جائے خود ہے، نبی کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکتا، اس لئے کہ ایک ہی سجدہ نبی کا کافی ہے، ساری امت کے سارے سجدوں سے۔ تو بہر حال نبوت کی بنیاد کثرت عمل پر نہیں ہے، بلکہ کمال علم اور کمال اخلاق، ان دو چیزوں پر ہے۔ تو نبی ان دونوں چیزوں میں بڑھا ہوا ہوگا، اس کی نبوت بھی سب سے بڑھی ہوئی ہوگی۔ جو انہیں حد کمال تک پہنچا دے گا، اس کی نبوت حد کمال تک پہنچ جائے گی۔

کمال علم :

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تو وہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اوتیت علم الاولین والاخرین O" اگلوں اور پچھلوں کے تمام علوم میرے قلب میں جمع کر دیئے گئے ہیں، تو پچھلے انبیاً کے جتنے علوم تھے وہ سب آپ کے قلب مبارک میں آگئے، اور اگلوں کے علوم وہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فیضان ہے۔ کوئی صدیق ہو، کوئی فاروق ہو، مجتہد ہو، تو ان سب کا علم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فرع ہے، ایک شاخ ہے، ایک جھلک ہے، تو

پچھلوں کے علوم بھی آپ کے قلب مبارک میں جمع کر دیئے گئے، اور اگلوں کے جتنے علوم ہوں گے ان سب کا کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت تو علماً بنے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت تو صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما بنے، صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے تھوڑا ہی لے کر آئے تھے صدیقیت اور فاروقیت، وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا صدقہ ہے کہ کوئی صدیق بنا، کوئی فاروق بنا، کوئی ذوالنورین بنا، کوئی ابوتراب بنا ایک سے ایک بڑھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، پھر امت میں لاکھوں علماً پیدا ہوئے، امت میں لاکھوں صوفیاً اور مشائخ پیدا ہوئے، ان سب کے کمالات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی ایک چھاؤں اور ایک سایہ ہیں، اور ایک پر تو ہیں، تو اگلوں کے علوم بھی جمع ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں اور پچھلوں کے علوم بھی جمع ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں۔

یک چراغیست دریں بزم کہ از پر تو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

ایک چراغ اللہ نے دنیا میں روشن کیا، جس کے پر تو سے دنیا میں انجمنیں بنتی چلی گئیں، کوئی علماً کی انجمن، کوئی صوفیاً کی انجمن، کوئی محدثین کی انجمن، کوئی متکلمین کی انجمن، کوئی اصولیین کی انجمن۔

ہر کجا نگری انجمنے ساختہ اند

ایک ہی چراغ کا پر تو ہے گویا اس نبوت کا یہ عالم ہے کہ امتیوں سے وہ کام لے لیا جو نبیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک ایک محدث، ایک ایک فقیہ، ایک ایک صوفی، جہاں بیٹھ گیا ہزاروں کو ایمان سے رنگ دیا اس نے، خطوں کے خطے ایمان سے رنگے گئے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ گئے کوفہ میں، تو سارا عراق اور خراسان، افغانستان اور ہندوستان میں اکثریت حنفیوں کی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی دور گزرا ہے مکہ میں تو اکثریت حجاز کی شافعیوں کی ہے۔ اخیر عمر گزری ہے مصر میں، تو مصر میں اکثریت شوافع کی ہے، تو جہاں بیٹھ گئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ملکوں کو رنگ دیا ایمان سے، عمل سے، دین اور تقویٰ سے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یمن میں بیٹھ گئے تو نجد اور یمن کے سارے خطے حنبلی بنتے چلے گئے، اور لاکھوں کروڑوں کو ایمان سے رنگ دیا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ان کے اثرات پہنچے عرب کے مغربی خطوں میں تو الجزائر اور تیونس سب ایمان سے رنگتے چلے گئے، جہاں اکثریت مالکیہ کی ہے۔ یہی صورت محدثین کی ہے، ایک محدث جہاں بیٹھ گیا تو ہزاروں کو حدیث پہنچ گئی۔ امام بخاری، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد، امام نسائی، حماد بن ابن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان ابن عیینہ رحمہم اللہ تعالیٰ لاکھوں محدث پیدا ہو گئے، جنہوں نے کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پہنچایا، تو بہر حال ختم نبوت کی وہ نورانیت تھی کہ امتیوں سے وہ کام لیا جو کہ انبیاً کرام علیہم السلام کرتے تھے۔ اس لئے اب نبیوں کی ضرورت باقی نہیں رہی، ایک نبوت ہی اپنا کام چلائے گی۔ کہیں محدثین کے راستہ سے، کہیں فقہاً کے راستہ سے، کہیں علماً کے راستہ سے ایک ہی نبوت کام دے گی۔ تو علم تو وہ ہے آپ کا کہ: اوتیت علم الاولین والاخرین O" اگلوں اور پچھلوں کے سارے علوم میرے قلب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

کمال اخلاق اور اس کی قسمیں:

اور جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے، تو اخلاق کے تین درجے ہیں:

(۱)۔۔۔۔اخلاق حسنہ،

(۲)۔۔۔۔اخلاق کریمانہ،

(۳)۔۔۔۔اخلاق عظیمانہ

اخلاق حسنہ:

خلق حسن، یہ ابتدائی درجہ ہے اخلاق کا۔ جس کے معنی ہیں عدل کے کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی ایک پیسہ کا احسان کرے تو تم بھی ایک پیسہ کا احسان کر دو، تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو تمہیں حق ہے کہ اتنی ہی برائی تم بھی کر دو، وہ تھپڑ مارے تم بھی تھپڑ مار دو، کوئی مکہ مارے تم بھی مار دو، برابر برابر ہے قصہ عدل ہے، اگر کسی نے تھپڑ مارا اور تم نے مار دیا مکہ، تو دنیا کہیں گی یہ ظالم ہے، اس نے تو تھپڑ ہی مارا تھا اسے مکہ مارنے کا کیا حق تھا؟ لاٹھی مارنے کا کیا حق تھا؟ جتنی برائی وہ کرے اتنی کرنے کا حق تھا، وہ اخلاق کے خلاف نہ تھا:

"فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہO"

اگر تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کرے تمہیں حق ہے اتنی زیادتی تم بھی کر دو اس کے ساتھ۔ اس سے بڑھ کر کرنے کا حق نہیں، وہ پھر بداخلاقی ہوگی تو حسن خلق کے معنی ہیں برابر، برابر کے، عدل وانصاف کے، نیکی اور بدی میں۔

اخلاق عظیمانہ:

اور خلق عظیم اس سے بڑا درجہ ہے کہ ایک شخص تمہارے ساتھ برائی کرے، نہ صرف معاف بلکہ احسان بھی کرو اس کے ساتھ، یہ خلق عظیم ہے، دوسرا گالیاں دے تم اسے دعائیں دینی شروع کر دو، یہ خلق عظیم ہے۔ تو فقط ایثار نہیں بلکہ اوپر سے احسان بھی ہے تو خلق عظیم کا مرتبہ سب سے اونچا ہے اور خلق کریم کا مرتبہ درمیانہ ہے اور خلق حسن کا مرتبہ ابتدائی ہے۔

میں شرمندہ ہوں!

بابری مسجد کو شہید کرنے میں پیش پیش "بجرنگ دل" کے سالار "شیو پرساد" کا قبول اسلام کے بعد تاثرات

بابری مسجد کو شہید کئے جانے کے بعد آج تک مجھے کبھی بھی سکون محسوس نہیں ہوا، ہمیشہ میرے وجود میں انجانے خوف کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی رہی اب ہندوؤں پر وار کروں گا اسلام دنیا کا بہترین دین ہے۔ اللہ سے معافی مانگ لی ہے۔ عالم اسلام سے اپنے گناہ کی معافی کا خواست گار ہوں کیونکہ میں نے مسلمانوں کے دل دکھائے ہیں، ان خیالات کا اظہار بابری مسجد کو شہید کرنے والے بجرنگ دل کے کمانڈر شیو پرساد نے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک انٹرویو میں کیا ہے۔ انہوں نے شارجہ میں دارالعلوم دیوبند کے فاضل ایک ہندوستانی عالم دین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، جن کا اسلامی نام ان کی پسند سے محمد مصطفیٰ رکھ دیا گیا، محمد مصطفیٰ نے روتے ہوئے اپنی داستان سناتے ہوئے کہا کہ:

"آج سے چند برس قبل مسلمانوں سے شدید تعصب رکھنے والی تنظیموں نے طے کیا ہے کہ وہ بابری مسجد سمیت بھارت میں موجود مسلمانوں کی ۳۰۰ سے زائد مساجد کو گرا کر ان مقامات پر مندر تعمیر کریں گی، اس مہم کا آغاز ہوتے ہی بھارت کے شہر فیض آباد کے علاقے ایودھیا میں واقع مسلمانوں کی قدیم عبادت گاہ بابری مسجد کو سب سے پہلے مسمار کرنے کے لئے پروگرام کا اعلان کیا گیا، بجرنگ دل نامی ہندو انتہا پسند تنظیم کا فیض آباد میں سربراہ شیو پرساد تھا اس موقع پر کارسیوک کے نام سے مشترکہ آپریشن تشکیل دیا گیا بجرنگ دل کے صدر سیو پرساد کا مشن تھا کہ وہ اس پر بڑھ چڑھ کر حصہ لے گا، تمام تنظیموں نے مشترکہ طور پر شیو پرساد کی ذمہ داری لگائی کہ وہ بابری مسجد کو نیست و نابود کرنے والے ۴ ہزار انتہا پسند، جنونی ہندوؤں کے لشکر کی قیادت کرے گا، اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شیو پرساد نے مسجد کو مسمار کرنے کے واقعہ سے کئی روز قبل ہی چیدہ چیدہ جنونی لشکریوں کو ٹریننگ دینا شروع کر دی تھی، انہوں نے بتایا کہ بابری مسجد کو شہید کر دینے کی کارروائی کے دوران جو لوگ سب سے پہلے مسجد کے گنبد پر چڑھے وہ شیو سینا کے کارکن تھے اور شیو پرساد نے ان کے دلوں میں مسجد کی تباہ کرنے کے لئے جنون کی حد تک آگ لگا دی تھی، جب بابری مسجد کا مینار گرنے لگا تو شیو پرساد کا کہنا ہے کہ ہم نے جے رام کے زوردار نعرے لگائے، اور بھجن گائے اور میں تو خوشی سے پاگل ہو گیا۔ شیو پرساد نے کہا کہ اب تک اس واقعہ کو سات برس سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے اور میں الحمدللہ مسلمان ہو گیا ہوں لیکن جیسے ہی مینار گرا اور جو خوشی مجھے حاصل ہوئی وہ چند دنوں بعد ہی کافور ہو گئی، میرے رگ و پے میں ایک انجانے خوف کی لہر دوڑنے لگی میں ایک عجیب و غریب پریشانی کا شکار ہو گیا، میرا ضمیر مجھے ملامت کرنے لگا، میں ذہنی خلفشار میں مبتلا رہنے لگا، انتہا پسند ہندو تنظیموں کے رہنما اور ہندو مذہب کے رہنما مجھے مبارکباد دیتے، میں مبارکبادیں وصول کرتا مگر کچھ اور سوچتا رہتا۔ خلاؤں میں گھورتا اور جلد ہی مجھے اس احساس نے آن دبوچا میں نے شاید کوئی بہت بڑا گناہ کر دیا ہے، اس کی تلافی اب ممکن نہیں شاید میں دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے دل دکھانے والی کارروائی کا سبب بنا ہوں، اب اگر میں کتنے ہی جنم بدل لوں، کتنے ہی اشنان کر لوں میرا وجود اس گناہ سے اتنا بدبودار ہو گیا ہے کہ اب پاک ہونا میرے لئے ممکن نہیں، گو کہ بابری مسجد گرا دینے والی کارروائی میرے والد سنگ پریدار کے بھائی ری رانا ناتھن بھی شامل تھے اور میرا خاندان بھی شریک تھا لیکن میری حالت یہ ہو گئی کہ پھر مجھے کسی پل چین نہ آنے لگا، میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں ہندوستان چھوڑ دوں گا شاید یہاں سے دور ہو کر مجھے کچھ سکون دوبارہ مل سکے۔ بالآخر میں شارجہ پہنچ گیا، یہاں مجھے جلد ہی نوکری مل گئی مگر میں جس ذہنی سکون کی تلاش میں یہاں آیا تھا وہ مجھے نہ ملا، میری بے چینی، خلش اور بے قراری مزید بڑھ گئی، اب حال یہ ہوا کہ میری راتوں کی نیند بھی اڑ گئی، اسی پریشانی میں جب ایک دن میں شارجہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزر رہا تھا کہ امام مسجد کی تقریر کے ہندی لفظ میرے کانوں سے ٹکرائے، میں نے محسوس کیا کہ مجھے جس سکون کی تلاش ہے جس اطمینان کو میں ڈھونڈ رہا ہوں وہ مجھے اسلام کے اندر ملے گا، پھر میں نے بہت غور کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ مجھے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہئے۔

بالآخر میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا اور پھر میرے قدم خود بخود اسی مسجد کی جانب اٹھ گئے اور میں نے اسلام قبول کر لیا گو کہ یہ فیصلہ کئے ہوئے مجھے ابھی چند دن ہی ہوئے ہیں مگر اب میرا وجود ہلکا ہو گیا ہے، گناہوں کا بوجھ اب میرے سر سے اتر گیا ہے نو مسلم محمد مصطفیٰ نے بتایا کہ ماضی میں میرے طرز عمل سے اور میری کارروائی سے جو دکھ مسلمانوں کو ملا دنیا بھر کے مسلمانوں کی جو دل آزاری ہوئی میں اس پر شرمندہ ہوں، نادم ہوں۔"

اللہ رب العزت سے اور مسلمانوں سے معافی اور رحمت کا طلب گار ہوں اس انٹرویو کی وساطت سے میں سابقہ مذاہب کے تمام پیروکاروں سے اور ہندو دوستوں سے اپیل کروں گا کہ وہ مسلمان سے تعصب کو چھوڑ دیں اسلام کی حقانیت نے میری دنیا بدل دی ہے۔

(بحوالہ "الارشاد" اگست ۲۰۰۰ء)

قسط:5

ختم نبوۃ

تحریر: عبدالرزاق جانگڑا

شان خاتم النبیین ﷺ

محبت اور ایمان:

یہ جان لیں کہ اعتقاد ایک بیج ہے جو محبت کے بغیر بار آور نہیں ہوتا اور محبت کے لئے ادب واحترام اشد ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم پر زور دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے: ﴿تعزروہ وتوقروہ﴾ "ان کی تعظیم کرو اور ان کا احترام کرو۔"

دیکھیے قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے، اب اگر کسی کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہے تو وہ کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا اور اس طرح وہ رب کریم کی محبت سے بھی محروم رہے گا۔

اب ذرا اس حدیث پاک کو بھی سامنے رکھیے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک محبوب تر نہ ہوں، اس کے ماں باپ سے، اس کی اولاد سے اور اتنا ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں سے۔"

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تر ہیں مجھ کو تمام چیزوں سے البتہ میری جان سے زیادہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم، تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک مجھ کو اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب نہ رکھو۔"

اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اب دیکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اب تیرا ایمان مکمل ہو گیا۔"

غرض یہ کہ دل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنایا جائے۔

آداب رسول اقدس ﷺ:

جان لیں کہ محبت کے لئے ادب واحترام اولین شرط ہے، یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں دیوانے تھے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ ادب کرتے تھے، ان کے دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر عظمت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بات نہ کر سکتے تھے، اگر ان کو کچھ دریافت بھی کرنا ہوتا تو کئی دنوں تک خاموش رہتے اور کسی خاص موقع کا انتظار کرتے یا کسی بدوی کی فکر میں رہتے کہ آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھے اور وہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

صحابہ کرامؓ کے ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ عروہؓ بن مسعود جو قریش کی جانب سے سفیر بن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو فرما کر اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا جو رنگ دیکھا تھا اس کو اس طرح پیش کیا:

"اے قوم! میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں، میں نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی کی شان وشوکت بھی دیکھی ہے، لیکن میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے درباری ومصاحبین ایسا ادب اور اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کرتے ہیں۔ ان کا یہ حال تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو سب ہمہ تن گوش ہو جاتے اور ادب کی وجہ سے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نظریں نہیں ملاتا تھا۔ وہ اس طرح سر جھکائے بیٹھے رہتے جیسے ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے۔"

اب ذرا ان بزرگ ہستیوں کی محبت اور ادب واحترام کو ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوبکر صدیقؓ:

ان کا یہ حال تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ایسے دیوانے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تکلیف ان کی تکلیف تھی، غار ثور میں جب ان کے پاؤں کو ایک سانپ نے ڈسا تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ برداشت نہیں کر سکتے تھے مگر اس لئے اظہار نہیں کیا کہ کہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام میں خلل نہ ہو۔

ان کے ادب واحترام کرنے کا اس سے بھی اندازہ ہوگا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب وہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے تو منبر کے جس درجہ پر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اس سے نیچے کے درجہ پر بیٹھے۔

پھر جب حضرت عمرؓ نے اپنے ایام زمانہ خلافت میں اسی منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینا چاہا تو اس درجہ

ختم نبوۃ

سے بھی نیچے کے درجہ پر بیٹھے کہ ان کے نزدیک مقام رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے ساتھ خلیفہ رسول کے مقام کا ادب واحترام بھی لازم تھا۔

طواف کرنے سے انکار کردیا:

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنیؓ کو مکہ کے رئیسوں سے مذاکرات کے لئے بھیجا تو انہوں نے سفیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آغاز گفتگو سے پہلے اگر تم چاہو تو خانہ کعبہ کا طواف کر سکتے ہو، اس پر حضرت عثمانؓ نے صاف کہہ دیا کہ: جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرتے عثمان ادھر دیکھے گا بھی نہیں۔

یہ سن کر قریش سخت ناراض ہوئے اور حضرت عثمانؓ کو مکہ میں روک لیا، لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور "حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کا حق ادا کیا۔

حضرت علیؓ:

معاہدۂ حدیبیہ لکھا جارہا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ لکھو کہ: "یہ وہ نوشتہ ہے جس پر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اہل مکہ کا قرار پایا۔" چنانچہ حضرت علیؓ نے اسی وقت یہ لکھ دیا مگر سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر مان لیتے تو جھگڑا ہی کس بات کا تھا۔ اس لئے یہاں اپنا اور اپنے والد کا نام لکھئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم جھٹلاتے ہو لیکن اللہ کی قسم میں اس کا رسول ہوں" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "اسی طرح لکھ دو جس طرح یہ چاہتا ہے۔" اس پر انہوں نے عرض کیا: "یہ مجھ سے نہ ہوسکے گا" اور سہیل سے کہا "خوب سمجھ لو، میں ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ نہیں مٹاؤں گا۔"

یہ دراصل ان کے جذبہ ایمان کی آواز تھی، وہ کب یہ گوارا کرسکتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پر کوئی آنچ بھی آئے۔

حضرت براء بن عازبؓ نے ادباً فرمایا:

ابوداؤد میں عبید بن فیروزؒ سے مروی ہے کہ براء بن عازبؓ سے میں نے پوچھا: کن جانوروں کی قربانی درست نہیں ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"چار قسم کے جانور ہیں جن کی قربانی درست نہیں ہے، ایک وہ جس کی آنکھ پھوٹی ہو، دوسرا وہ جو سخت بیمار ہو، تیسرا وہ جس کا لنگ ظاہر ہو، چوتھا وہ جو نہایت دبلا ہو"

اس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے اشارے سے تشریح فرمائی لیکن میری انگلیاں حضرت کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔

یہ ادب واحترام ہی تھا کہ عذر فرمایا کہ میری انگلیاں چھوٹی ہیں جن کو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے ساتھ کچھ نسبت نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ کا سختی فرمانا:

بخاری شریف میں حضرت سائب بن یزیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری، دیکھا تو عمر بن خطاب ہیں، انہوں نے فرمایا جاؤ اور ان دو شخصوں کو لے آؤ۔ جب میں ان دونوں کو ان کے پاس لے گیا تو پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم طائف کے ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم اس شہر کے ہوتے تو میں تم کو ضرور اذیت پہنچاتا اور مارتا، اس لئے کہ تم مسجد نبوی میں بلند آواز کرتے ہو۔

اس حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ مسجد نبوی میں کوئی شخص آواز بلند نہیں کرسکتا تھا، یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سائب کو پکارا نہیں بلکہ کنکری پھینک کر اپنی طرف متوجہ کیا، یہ ادب اس وجہ سے تھا حضور اقدس وہاں حیات ابدی تشریف رکھتے ہیں۔

حضور اقدسؐ مجھ سے بڑے تھے:

حضرت قباث بن اشیمؓ رسول اقدس کا اتنا احترام کرتے تھے کہ آپ کے مقابلہ میں اپنے سن کی زیادتی کو بھی بڑائی سے تعبیر نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالملک نے ان سے پوچھا:

"تم بڑے تھے یا رسول اللہ؟ انہوں نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے تھے البتہ میں ان سے سن میں زیادہ تھا۔"

صحابہ کرامؓ اور اتباع سنتؐ:

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کا اس سے بھی اندازہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل وہ عظیم ہستیاں وجود میں آئیں جنہوں نے حق محبت ادا کردیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حق ادا کردیا۔ ان کا یہ حال تھا کہ آپ کے ایک ایک فرمان کی خوب قدر کرتے تھے اور اس پر ہر صورت میں عمل کرتے تھے۔

میرے محبوبؐ نے بھی یہی کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو کسی جنگ کے لئے رخصت فرمایا، اس وقت حضرت خالدؓ گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت صدیق اکبرؓ حضرت خالدؓ کی سواری کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ کسی نے عرض کیا: "آپ یا تو ان کو رخصت کردیں یا ساتھ دوسری سواری پر سوار ہوجائیں، پیدل کیوں چل رہے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "میرے محبوب نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو بحیثیت حاکم یمن کی طرف روانہ فرمایا تو حضرت معاذ بن جبلؓ سواری پر تھے اور حضور اکرم ساتھ پیدل چل رہے تھے، اس لئے آج میں بھی اپنے محبوبؐ کی سنت ادا کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چل رہا ہوں۔"

اتباع رسول میں ایسا کیا ہے :

ایک مرتبہ حضرت علیؓ اونٹ پر سوار ہوئے اور چند کلمات سبحان اللہ والحمدللہ لاالٰہ الا اللہ اللہ اکبر پڑھے پھر اونٹ کو چھڑی ماری اور ہنس پڑے۔ یہ دیکھ کر کسی نے پوچھا حضرت! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمانے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ اسی طرح اونٹ پر سوار ہوئے اور اسی طرح کلمات پڑھے اور اسی طرح چھڑی ماری اور ہنسے تھے۔ اس لئے میں بھی اتباع نبویؐ میں ایسا کیا۔"

کچھ دیر آرام فرمانا :

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے راستے میں دوران سفر ایک جگہ اونٹ سے اترے اور ایک درخت کے نیچے ذرا دیر بیٹھے، کچھ دیر آرام فرمایا اور اس کے بعد سوار ہوئے اور آگے بڑھے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا : "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اتنی دیر آرام فرمایا تھا، اس لئے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کے لئے ایسا کیا۔"

حضرت حذیفہؓ نے صاف صاف کہہ دیا :

حضرت حذیفہؓ ایک جگہ کے حاکم تھے، جب وہ دورہ پر کہیں تشریف لے گئے تو وہاں مختلف قبائل کے سرداروں کے ساتھ کھانے کا بندوبست تھا، کھانے کے دوران کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا تو انہوں نے اسی وقت اس کو اٹھایا، صاف کیا اور پھر تناول فرمایا، یہ دیکھ کر وہاں کے مسلمانوں نے عرض کیا : "حضرت غیر مسلموں کے سردار بھی موجود ہیں، وہ کیا کہیں گے کہ مسلمان اتنے حقیر ہیں؟" یہ سن کر آپ نے غصے ہو کر فرمایا : "کیا میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت کو چھوڑ دوں۔"

تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا :

حضرت ابو عثمانؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے : ابو عثمان! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا : آپ ہی بتلا دیجئے کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا : ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسی طرح کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے تھے، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا : سلمان تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا : "آپ ہی بتلا دیجئے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا :

"جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے، پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی :

"اقم الصلوة طرفی النهار"

"قائم کرو نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔"

یہاں حضرت سلمانؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو بیان کرنے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ادا بھی عمل کر کے دکھائی ہے جو صحابہ کرامؓ کی محبت کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی سے عشق ہوتا ہے تو اس کی ہر ادا بھاتی ہے، جو اس کی لذت جانتے ہیں وہ اپنے محبوب کی ہر ادا اپناتے ہیں، کاش ہمیں بھی اس کا کچھ حصہ نصیب ہو جائے۔

صحابہ کرامؓ کے جذبات محبت :

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے وہ بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے تھے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ اشارہ پر اپنی جانیں نچھاور کر دیتے تھے، یہاں ان کی محبت کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے :

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش خلقی میں سب لوگوں سے بڑھے ہوئے تھے، میں نے ریشم کا دبیز یا باریک کپڑا اور کوئی شے ایسی نہیں چھوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو، میں نے کبھی کوئی کستوری یا کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے زیادہ خوشبودار ہو۔" (شمائل ترمذی)

"حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو کوئی یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آجاتا تو وہ ہل جاتا، جو پہچان کر پاس آبیٹھتا وہ شیدا ہو جاتا، دیکھنے والا کہا کرتا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی بھی اس سے پہلے یا بعد میں نہیں دیکھا۔" (ترمذی)

حضرت جابر بن سمرۃؓ فرماتے ہیں : "چاندنی رات تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمراء اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نگاہ ڈالتا تھا، بالآخر میں یہی سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے بھی زیادہ خوشنما ہیں۔" (ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو کسی وقت یہود کے پیشوا تھے فرماتے ہیں : "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے گیا تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں۔"

ختم نبوۃ

گلشن بنوری ویران ہو گیا

حکیم العصر محدث الدھر، فقیہ الامت، مجدد الملت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ کی شہادت پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس محدث العصر شیخ الادب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی کا تعزیتی خطاب جامعہ میں ہی بروز اتوار ۱۹/ صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱/ مئی ۲۰۰۰ء کو ہوا جو بطور افادۂ قارئین ہفت روزہ "ختم نبوت" پیش خدمت ہے .... (مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین

والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیا والمرسلین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان

وسلك مسلکھم الی یوم الدین ومن علماء الامۃ

المسلمین اما بعد

میرے محترم اساتذہ کرام، قابل صد احترام بھائیو اور عزیز طلبا آج کا دن ہم سب کے لئے نہایت ہی دکھ اور صدمہ کا دن ہے کہ ہم سب ایک ایسی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں جس کا کوئی بدل نہیں اور اس وقت ہماری جو کیفیت ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں اور تعبیر نہیں ہے کہ ہم اپنے اس دکھ اور غم کا اظہار کر سکیں، ہم اپنے اس بزرگ ہستی، اس کامل ولی، مفسر قرآن، محدث دوران، فقیہ الامت مجدد الملت حکیم العصر محقق الدھر حضرت علامہ مفتی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ کے حق میں وہی کلمات دھراتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی وفات پر فرمائے تھے:

آنکھ پر نم ہے، دل غمزدہ ہے، اور اے ہمارے پیارے شیخ محمد یوسف لدھیانوی (شہید رحمہ اللہ) ہم آپ کے فراق سے نم دیدہ اور غمگین ہیں لیکن زبان سے ہم وہی کہیں گے جس میں ہمارے رب کی رضامندی ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے بزرگوں نے ہمیں اسلام کی یہی تعلیم سکھائی ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کیا جائے، شکوہ شکایت مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر دور میں ایسے علما دیئے ہیں کہ جن کا بدل (پھر) نہیں (آیا) یہ ایسے علما ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اور حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور فرشتوں میں جا کر اعلان کرتے ہیں کہ تم بھی اس سے محبت کرو۔"

ثم یوضع لہ القبول فی الارض کہ (زمین میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے)۔

آج ہم جس ہستی کی یاد میں یہاں جمع ہوئے ہیں وہ اللہ کے انہی بندوں میں سے تھے جن کی محبت اللہ

ضبط و تحریر: محمد سفیان بلندی

تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال رکھی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے والے، آپ قدس سرہ کے شاگردوں متعلقین اور دنیا میں جہاں جہاں آپ نور اللہ مرقدہ کے متعلقین ہیں سب صدمے سے نڈھال ہیں۔

ہمارے بزرگوں کو اللہ نے ایسی جامعیت دی کہ ان کا ایک ایک کمال ایسا تھا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت علقمہ تابعی رحمۃ اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو انہوں نے دیکھا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو بہت قریب سے دیکھا اور ان سے سیراب ہوا لیکن جس طرح بعض چشمے ہوتے ہیں کہ وہ دس افراد کو سیراب کرتے ہیں، بعض پچاس افراد کو سیراب کرتے ہیں، بعض سو افراد کو سیراب کرتے ہیں اور بعض چشمے ایسے ہوتے ہیں جو ساری دنیا کو سیراب کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے علم سے ساری دنیا سیراب ہوتی تھی۔" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت حکیم العصر محدث الدھر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کو بنایا تھا۔

آپ رحمہ اللہ یہاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں طلبا کو پڑھاتے، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں لوگوں کو جوابات دیتے اور ان کے مسائل کا حل اپنے قلم سے لکھتے، لوگ آپ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے مسائل کے حل کو دیکھ کر رہنمائی حاصل کرتے، جو روزنامہ جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے آتا ہے، جس کی ۹ جلدیں آفاق عالم میں ابھر کر خراج تحسین حاصل کر چکیں ہیں۔

یہ ایسے لوگ تھے جو: "الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم" کی تصویر تھے، ابھی کچھ دن پہلے حضرت شہید رحمہ اللہ کے ساتھ ہم سفر افغانستان پر گئے تھے پورے سفر میں حتی کہ جہاز میں آپ کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور ایک مرتبہ سفر میں حضرت محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری

رحمہ اللہ کو دیکھا کہ تلاوت کرتے رہے اور پھر فرمانے لگے کہ : "اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے اور سفر بھی طویل ہے تو اللہ کو یاد کرلیں۔" ایک اور مرتبہ سفر میں جارہے تھے کہ اچانک جہاز کو جھٹکا لگا تو ہم نے جہاز میں لوگوں کو دیکھا تو سب سو رہے تھے اور حضرت بنوری قدس سرہ ذکر میں مصروف تھے، ہم سمجھنے لگے کہ شاید جہاز ابھی گر جائے لیکن جہاز کو جھٹکا لگا اور سیدھا ہوکر سنبھل گیا کیونکہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی مدد آتی ہے، ہم نے اس سفر میں اسی طرح حضرت محدث العصر علامہ محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کو دیکھا کہ مستقل ذکر میں تھے اور یہ لوگ ہی "اذا رأوا ذکر اللہ" کہ جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے کے مصداق تھے۔

ظہر کے بعد یہاں پڑھانے آتے تھے، گاڑی سے اترتے تو طلباً ان کو مسند حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاتے جہاں بیٹھ کر آپ طحاوی شریف کا درس دیتے، جس سے انداز بنوری رحمہ اللہ ٹپکتا تھا، اور پھر پڑھانے کے بعد طلباً ان کو گاڑی تک لے آتے۔

آہ! آج ہم اس حسین منظر کو دیکھنے سے محروم ہوگئے۔

عوام کو اس کا احساس نہیں جس کا خسارہ علما کو ہوا ہے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ نیک لوگ اٹھالیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت جیسی عظیم موت سے نوازا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے :

"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات"

ترجمہ : "مت کہو ان کو مردہ جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں بیٹھ کر کام کیا کرتے تھے اور اپنے قلم کے ذریعے لوگوں کو راہ راست بتاتے تھے لیکن آج وہ مسند خالی رہ گئی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ :

"قیامت کے دن مقتول اپنا سر لے کر آئے گا اور کہے گا کہ اے اللہ! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟

وہ کہے گا کہ اے اللہ! میں نے فلاں کی حکومت میں رہتے ہوئے قتل کیا ہے (یعنی فلاں کا اقتدار تھا اور اس نے مجھ کو روکا نہیں)"

حکمرانو! غور سے سنو، تمہیں آج اقتدار ملا ہے، اولیا اللہ کی حفاظت کرتے تمہارا فرض ہے، کل قیامت کے دن اللہ پوچھیں گے کہ تم نے اولیا اللہ کی حفاظت کیوں نہ کی؟ کل ان کو گھسیٹ کر لایا جائے گا، سن لو! اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

اس سفر افغانستان میں ہم حضرت شہید رحمہ اللہ کے ساتھ تھے وہاں ہم نے امن دیکھا اور وہاں احکام شریعت نافذ تھے، ایک آدمی کو ہم نے بلالیا اور پوچھا کہ :

طالبان سے پہلے اور بعد میں کیا فرق نظر آیا؟

وہ کہنے لگا کہ : "پہلے ہماری عزت محفوظ نہ تھی، جان محفوظ نہیں تھی، مال محفوظ نہیں تھا، اب الحمد للہ! عزت بھی محفوظ ہوگئی، جان بھی محفوظ ہوگئی، مال بھی محفوظ ہوگیا۔"

وہاں ایک قاتل کو ثبوت ملنے کے بعد پکڑا گیا اور قصاص کا حکم ہوا اور قصاص چھپ کر نہیں بلکہ اعلان کرکے ہوا اور تمام لوگ جمع تھے اور اعلان کیا کہ اس نے فلاں معصوم جان کو قتل کیا ہے تو اس سے قصاص لیا جارہا ہے اور مقتول کے والد کو کلاشنکوف دی اور اس سے قتل کیا گیا۔ بتاؤ! اب اس طرح سزا دیکھنے کے بعد کوئی قتل ناحق کرے گا؟ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اگر اس ملک میں اسلام نافذ نہ ہوا تو یہ ملک کبھی کامیاب نہ ہوگا، اسلامی نظام نافذ کرنا ہوگا ورنہ یہ اسلامی ملک نہیں بن سکتا۔

حکمرانو! اگر حکومت چاہتے ہو تو دین پر عمل کرنا ہوگا، ہمارے شیخ حضرت بنوری رحمہ اللہ نے اس منبر پر فرمایا تھا کہ : اگر کرسی حاصل کرنا چاہتے ہو تو دین کو لازم پکڑلو، کرسی کی بقا اسی دین میں ہے، ہم باطل کو بتانا چاہتے ہیں کہ اگر حضرت حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ چلے گئے ہیں تو ان کے ہزاروں شاگرد اور متعلقین آج حیات ہیں اور وہ انشاء اللہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے پیغام کی اشاعت و تبلیغ کریں گے اور قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا اور ہر طالب علم ایسی محنت کرے کہ ہر ایک حضرت فقیہ الامت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ بن کر نکلے۔

آخر میں اپنے طلباً سے کہوں گا کہ وہ صبر سے کام لیں اور نماز کی طرف رجوع کریں "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" (اور مدد طلب کرو صبر اور نماز کے ذریعے) ہمارا کوئی کام یا حرکت ایسی نہ ہو جو دین کے خلاف ہو بلکہ ایسے کام ہوں جس سے لوگ ہدایت پاسکیں اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ شرپسندوں کو پکڑ کر سزا دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ : جو شخص کسی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ولک مثل ذالک لہذا آپ سب حضرات صدق دل سے حضرت لدھیانوی شہید رحمہ اللہ اور ان کے **باوفا** ڈرائیور عبدالرحمٰن شہیدؒ کے لئے اعلیٰ درجات کے لئے دعا کریں اور صاحبزادے مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور اس پھل فروش محمد نعیم کے لئے جنہوں نے حضرت شہیدؒ کی جان بچانے کی کوشش کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت یاب فرمائے اور ہمارے حضرت بنوریؒ، حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مفتی عبدالسمیع شہیدؒ، حضرت مولانا سید محمد بنوریؒ، حضرت مفتی محمد ولی درویشؒ اور حضرت مولانا بدیع الزمانؒ اور جامعہ کے تمام اساتذہ کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور جنت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ختم نبوۃ

آخری قسط

تحریر: راؤ شمشیر علی خان

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار حقائق کے آئینہ میں

پھر ۱۹۶۵ء کی جنگ بھارت و پاکستان ان تمام قادیانیوں کی حقیقت کھول دیتی ہے، پھر کونسی وجہ ہے کہ عالم اسلام کو مرزائیت کی اقلیت قرار دینے سے روکا جاتا ہے۔

ہمارے وہ نادان دوست جو اسلامی زندگی سے واقفیت نہیں رکھتے کہہ دیتے ہیں کہ احمدی جماعت بہت منظم اور مالدار جماعت ہے، مال سے تبلیغ بھی کرتی ہیں، میں ان دوستوں کی بینائی تیز کرنے کی غرض سے یہاں مرزا قادیانی کی ایک درخواست جو حکومت برطانیہ کو دی گئی تھی، اس کی عبارت درج کرتا ہوں، یہ درخواست ۲۸/ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں پیش کی گئی الفاظ یہ ہیں:

تریاق القلوب مطبوعہ مطبع ضیأ الاسلام قادیان، عاجزانہ درخواست کے الفاظ یہ ہیں:

"میں بیس سال سے اپنے دلی جذبات کے جوش سے ایسی کتابیں عربی، اردو، فارسی، انگریزی میں شائع کرتا رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سچی خیر خواہ حکومت کے ساتھ دلی جاں نثاری سے خیر خواہ رہیں اور جہاد خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بے سود خیالات جو قرآن مجید سے ثابت نہیں، دست بردار ہو جائیں، اگر وہ اس عقیدے کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو پھر کم از کم ان کا فرض ہے کہ اس محسنہ گورنمنٹ برطانیہ کے ناشکر گزار نہ بنیں، اور نمک حرامی سے خدا کے گناہگار نہ ٹھہریں۔

اب میں اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ میری خدمت ہے، جس کی مثال نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر بیس برس کے زمانہ میں اتنی خیر خواہی کرنا، کسی منافق کا خود غرض کا کام نہیں ہے، بلکہ ایسے نیک شخص کا کام ہے کہ جس کے دل میں حکومت برطانیہ کی سچی خیر خواہی ہے میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے تمام لوگوں کو برطانیہ کی خیر خواہی کی دعوت دی ہے۔"

مرزا قادیانی نے ایک خط بنام ملکہ وکٹوریہ انگلستان کو لکھا، اس کی عبارت یہ ہے:

"اے ملکہ انگلستان! زمین کا نور تو ہے، آسمان کا نور میں ہوں نور نور کو کھینچتا ہے، تیرے پاک نور نے مجھے آسمان سے زمین پر کھینچ لیا ہے، مجھے یہ نبوت تیرے نور کے صدقہ میں ملی ہے۔"

پنڈت جواہر لال نہرو کے والد موتی لال نہرو نے الہ آباد کے ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے قوم کو کہا کہ:

"مسلمانوں کی تمام جماعتوں میں اگر کوئی ہماری ہمدردی اور ہمارے بھروسے کی جماعت ہے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت ہے، اسی طرح یہ جماعت بھی برطانیہ سے بھی پنڈت جواہر لال نہرو سے اپنے خفیہ معاہدے کرتی رہی۔"

اس بے دین مرتد جماعت کے خلاف ہمارے بزرگ پیر مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف والوں نے جہاد کیا اور محترم مولوی ثنأ اللہ صاحب امرتسری اور راقم کے پیر بھائی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور خاص طور پر میرے مرشد شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ نے اپنی پوری زندگی اس قادیانی جماعت کے خلاف قائم رکھی، اپنے مریدوں کو یوں فرمایا کرتے تھے کہ:

"میرے عزیزو! بھائیو! تم اگر چاہتے ہو کہ تمہاری نجات ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرو، یہ وظیفہ تمہاری نجات کراوے گا۔"

مولانا جالندھریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جب انگریزی حکومت جیل خانہ میں ڈال دیتی تو ان کی پیروی خود حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہ کرتے تھے ۱۹۵۲ء تحریک ختم نبوت لاہور میں خود حضرت ان حضرات سے جیل خانہ میں ملنے جایا کرتے تھے۔

منافقانہ چال:

انگلستان سے راقم الحروف نے اپنی ایک کتاب "دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم" میں صاف لکھا ہے کہ:

"احمدی جماعت (قادیانی) امت محمدیہ کے عقیدہ کے مطابق اسلام سے خارج ہے، اس بے دین جماعت کا داخلہ مکہ، مدینہ میں ممنوع ہے۔"

لیکن ظفر اللہ خان قادیانی اور اس کی جماعت نے منافقانہ لبادہ پہن کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مکہ، مدینہ گئے، ان دنوں یہ فقیر بندہ بھی وہاں تھا، وہاں ان کے خلاف

ختم نبوۃ

آواز اٹھائی، پھر پاکستان میں جماعت ختم نبوت کے امیر مولانا محمد علی جالندھریؒ کو تمام داستان سنائی، انہوں نے سعودی حکومت کو لاتعداد تار دیے، سینکڑوں کی تعداد میں پورے پاکستان کے علماکرام نے خطوط بھی شاہ فیصل (مرحوم) کو لکھے۔

مرزائی امت اپنے اوپر عبداللہ بن ابی سلول کا لبادہ پہن کر جاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جب یورپ میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مرزائی ہیں، قادیانی ہیں۔ عبداللہ بن ابی بن سلول زندگی بھر مدینہ میں رہا، مسجد نبوی صلعم میں نماز بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتا رہا، پھر بھی منافق ہی رہا اور منافقانہ موت سے مرا، جس کی پوری داستان میں نے اپنی کتاب "سیرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھی ہے وہاں پڑھیں۔

اگر قادیانی امت منافقانہ کمبل اوڑھ کر مکہ، مدینہ نہ جائے تو ان کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے، لیکن یہ لوگ اس قدر منافق ہیں کہ عبداللہ بن ابی سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

اگر یہ منافق سچ بولیں کہ ہم قادیانی امت ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے تو ان کو سعودی عرب میں داخل نہیں ہونے دیا جائے۔ مگر یہ منافقانہ لباس پہن کر جاتے ہیں اور ان لوگوں نے عبداللہ بن ابی کی سیرت بھی غور سے پڑھ رکھی ہے جب کوئی بات خطرہ والی سامنے آئے تو فوراً عبداللہ بن ابی والا لباس پہن لیتے ہیں، جب واپس یورپ میں آتے ہیں تو پھر منافقانہ لباس اتار کر مرزا قادیانی کذاب کا لباس پہن لیتے ہیں۔

اب اگر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بے دین مرتد جماعت کے خلاف کچی بات اٹھاتی ہے تو قادیانی امت دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے یورپ میں اسلام کی اشاعت کی اور بڑی تعداد میں مسلمان بنائے۔

ذرا غور وفکر سے سوچئے کہ قادیانی امت نے تمام زندگی میں ایک مرتبہ بھی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت نہیں کی بلکہ اپنے کذابی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے دین کی اشاعت کی، اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے لوگوں کو دولت، عزت، عورت کا لالچ دے کر ایمان تک سے محروم کرتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف سے یہ مرزائی امت انکار کرتی ہے، اور دعویٰ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی بھیجتا رہے گا۔

جو لوگ مرزا قادیانی کو نبی تصور نہیں

باقی صفحہ 11 پر

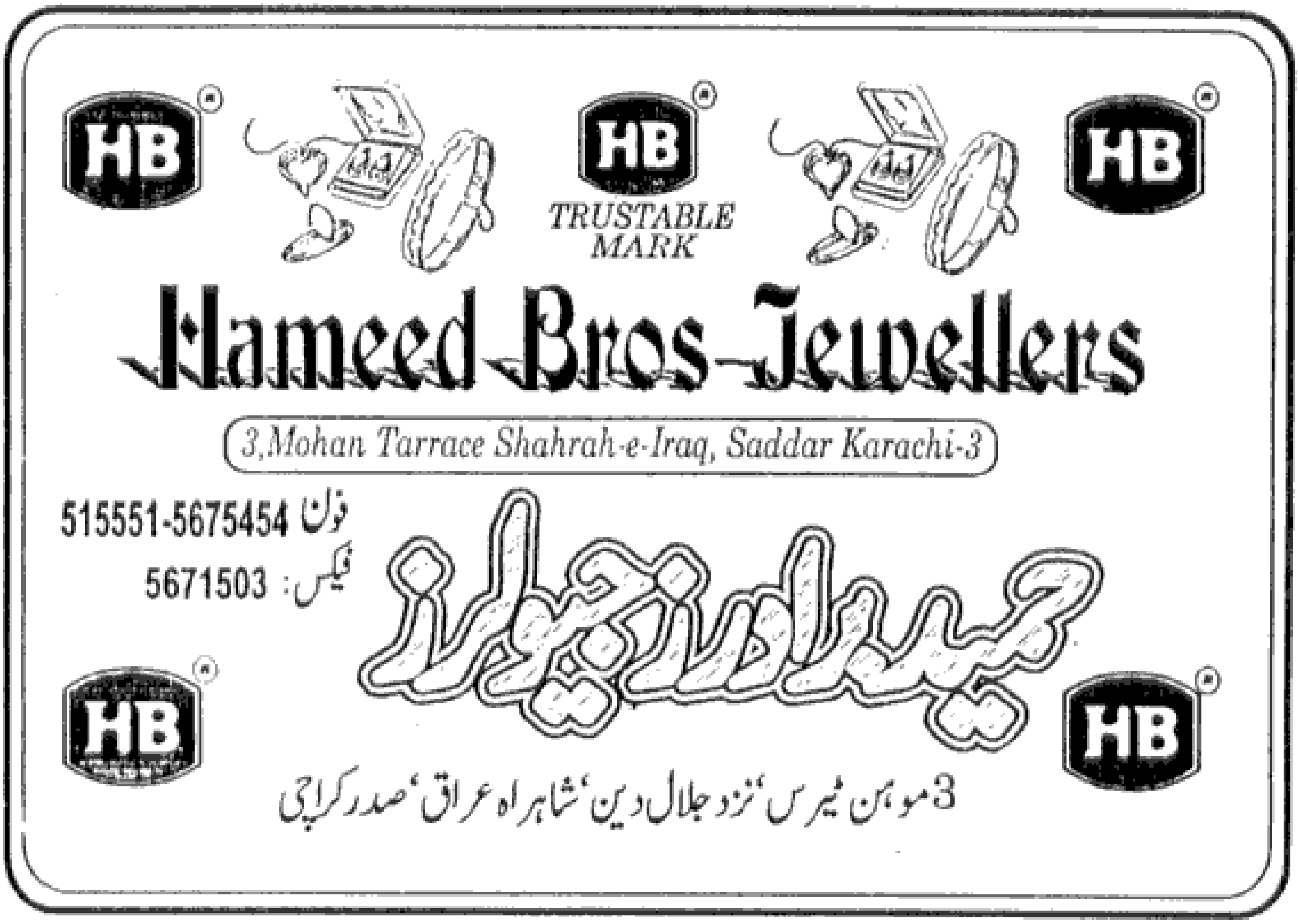

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

فوجی حکومت علمأ اسلام کی شہادتوں اور دشمنان اسلام کی شرانگیز مذموم سرگرمیوں کے سدباب کے لئے مؤثر اور دیرپا اقدامات کرے

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے اصل قاتلوں سمیت اس گھناؤنی سازش کو بھی بے نقاب کرکے مجرموں سخت سزائیں جائیں، امن وامان کو تباہ کرنے والوں کو نشان عبرت بنادیا جائے،(برطانیہ کے علمأ اسلام ور عمائدین ور ہنماؤں کے حکومت پاکستان سے مطالبات)

لندن(نمائندہ خصوصی) پاکستان کے ممتاز عالم دین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی پر تشدد اور المناک شہادت پر برطانیہ میں آباد مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے رہنماؤں نے اپنے اپنے بیانات میں گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور اصل قاتلوں کی گرفتاری اور مجرموں کو سخت سزا نہ دینے پر تاحال حکومت پاکستان کی سرمہری پر انتہائی تاسف کا اظہار کیا اور کہا کہ گزشتہ کئی برسوں سے پاکستان کے جید علمأ کرام کو جس سفاکی کے ساتھ شہید کیا جاتا رہا ہے، وہ عالم اسلام کے لئے انتہائی دکھ اور صدمے کا مقام ہے اور تاریخ پاکستان پر بدنما دھبہ ہے۔ بریڈ فورڈ کونسل برائے مساجد کے صدر لیاقت حسین نوشاہی کے برمنگھم میں کنفیڈریشن آف سنی مساجد، مدرلینڈز کے چیئرمین راجہ محمد سلیم اختر اور ناظم اعلیٰ ابوستان قادری، برمنگھم میں جمعیت علمأ اسلام کے رہنماؤں ڈاکٹر اختر الزمان غوری، مولانا سید محمد سلیمان گیلانی، مولانا اکرام الحق، مولانا ضیاالحسن طیب، مولانا ارشد محمود، مولانا طارق عزیز، مولانا محمد سلیمان پٹیل، مولانا محفوظ الرحمٰن، مولانا قاری حقنواز حقانی، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا گل محمد، مولانا محمد خورشید، مولانا عزیزالرحمٰن توحیدی، قاری محمد سلیم، حافظ محمد بشیر، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا محمد موسیٰ پانڈور، مولانا عبیدالرحمٰن، ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مفتی محمد اسلم، مولانا عبدالرشید ربانی، لندن کے رہنماؤں مولانا عبدالرشید رحمانی، حافظ مولانا اکرام ربانی، مولانا عزیزالرحمٰن، قاری محمد ہاشم، قاری محمد شریف، حافظ نگین، مولانا امداد اللہ، مولانا خورشید، قاری محمد بشیر، مولانا رفیع اللہ، مولانا محمد ابراہیم، مولانا محمد یوسف سورتی، مولانا غلام محمد گورا، عبدالکریم، قاری محمد اسمٰعیل، مولانا عبدالقادر، مولانا محمد اسلام زاہد، حافظ انور، مولانا اللہ وارث، حافظ اظہر، قاری محمد ارشد، مولانا حیات خان، مولانا سید اسلام علی شاہ، مفتی طارق علی شاہ، محمد ایوب مہر باو مشتاق، مولانا شفیع الرحمٰن، مولانا محمد ادریس، مولانا منور سلمان اور دیگر علمأ اسلام، قرأ حضرات اور مسلمان قائدین و عمائدین نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اور مجرموں کی گرفتاری تاحال عمل میں نہ لانے پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے ناصرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلکہ تمام اسلامی تحریکیں اور برا عظم ایشیا کے تمام علمأ اور مسلمان یتیم ہوگئے ہیں، ان خیالات کا اظہار مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ احمد عثمان، طٰہٰ قریشی، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا محمد یوسف متالا، مولانا سلیم دھورات، مفتی محمد اسلم، مولانا محمد نگین، مولانا مفتی عبدالرحیم، حافظ اکرام الحق ربانی، مولانا عزیزالحق، جناب عبدالواحد، مولانا عبدالقادر، حافظ محمد انور، حافظ اسامہ، قاری محمد نیاز، قاری فاروق احمد، قاری محمد اسمٰعیل، حاجی عبدالحمید، مولانا محمد احمد، ملک محمد افضل اور مولانا مفتی ابراہیم راجہ نے اپنے تعزیتی پیغامات میں کہا کہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید ناموس رسالت ﷺ ہیں اور آپؒ کی شہادت پورے عالم اسلام کے لئے بہت بڑا صدمہ واقع ہوا ہے اور تاحال مجرموں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا نہ دینا حکومت پاکستان کی ناکامی کا بین ثبوت ہے۔

ساؤتھ پارک شائر کے علمأ کرام نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر انتہائی غم و افسوس کا اظہار کیا۔ تعزیتی اجلاس میں قاری اسمٰعیل رشیدی، محمد اسلم، مولانا حیات خان، حضرت مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا عبدالباری اور قاری سفیان کے علاوہ متعدد علمأ کرام نے شرکت کی، اور حضرت اقدسؒ کی شہادت کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کی سردمہری پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا۔

اسکاٹ لینڈ کے جناب محمد حنیف راجہ اور سیکریٹری ملک غلام نبی، ملک غلام ربانی نے اپنے مشترکہ بیان میں سفاک قاتلوں کی گرفتاری اور کڑی سزا دینے کا بھرپور مطالبہ کیا ہے۔

یو کے اسلامک مشن، گلاسکو کے صدر محمد اسحٰق، چوہدری نذیر احمد، مولانا عبدالرحمٰن عابد اور مجلس تحفظ ختم نبوت اسکاٹ لینڈ کے صدر حاجی

ختم نبوۃ

صادق، چوہدری صابر علی اور ممتاز صحافی محمد اکرم راہی نے بھی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔

برطانیہ کے دیگر چھوٹے بڑے شہروں بریڈ فورڈ، اڈنبرا، شیفلڈ وغیرہ کے ممتاز علمأ کرام، عمائدین، قائدین اور تمام مسلمانوں نے عالم اسلام کے ممتاز عالم دین، مؤلف، مصنف، عظیم مفکر، مقرر اور پیر طریقت حضرت اقدس حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفیق سفر حاجی عبدالرحمنؒ کی المناک شہادت کو پاکستان کے خلاف دشمنان اسلام کی گہری اور گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے، حضرت اقدسؒ کی عظیم دینی اور علمی خدمات کو اپنے اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کرنے کے علاوہ موجودہ حکومت پاکستان جو کہ امن وامان قائم کرنے کے نام پر اقتدار پر قابض ہوئی ہے سے قاتلوں کی گرفتاری کے ساتھ ساتھ سازش کو بے نقاب کرکے مجرموں کو سخت سزائیں دینے کا بھرپور مطالبہ کیا ہے۔

عدالتی فیصلہ کا خیر مقدم

کوئٹہ (حافظ خادم حسین گجر) صوبائی دارالحکومت کی بیشتر مساجد میں توہین قرآن کے مجرم محمود اختر قادیانی کو عمر قید کی سزا دینے پر خیر مقدم کیا گیا اور عدالت کے فیصلے کو سراہا گیا۔ جامع مسجد مرکزی میں مولانا انوارالحق حقانی نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدالت کے فیصلے نے مسلمانوں کے جذبات کی عکاسی کی ہے۔ جامع مسجد سنہری میں مولانا محمد منیرالدین، قندھاری جامع مسجد میں مولانا عبدالواحد، جامع مسجد مفتاح العلوم نیو کوئٹہ مولانا عبدالباقی، جامع مسجد گول میں مولانا عبدالرحیم رحیمی، جامع مسجد تجوید القرآن قاری مہراللہ، جامع مسجد رشیدیہ میں مولانا محمد یعقوب شروردی، جامع مسجد طوبیٰ قاری محمد حنیف، جامع مسجد عمر مولانا عبدالعزیز جتوئی، جامع مسجد اقصیٰ قاری مولانا محمد یوسف ہزاروی، جامع مسجد توحیدی، مولانا عبدالرشید ہزاروی، جامع مسجد سراج، مولانا شفیع نیاز، جامع مسجد حبیب مولانا غلام حسین عباسی، جامع مسجد بسم اللہ قاری غلام یٰسین اور جامع مسجد عثمان مولانا محمد آغا نے عدالت کے اس فیصلے کو سراہاتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شعائر اسلام کے ملزموں کو سزائے موت دی جائے۔

عدالت کی تفصیلی رپورٹ

کوئٹہ رپورٹ (خادم حسین گجر) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب میر محمد اقبال شاہوانی کی عدالت نے توہین قرآن کے ملزم محمود اختر کو عمر قید کی سزا سنادی۔ عدالت نے مقدمہ کا فیصلہ جیل میں سنایا کیونکہ گزشتہ دو پیشیوں پر سینکڑوں علمأ اور طلبأ عدالت کے احاطہ میں مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے موجود تھے۔ تفصیلات کے مطابق شقی القلب ملزم محمود اختر نے ۱۷/ مارچ ۲۰۰۰ء کو شارع اقبال کی مشہور اور معروف شاہراہ پر قرآن کے نسخوں اور سپاروں کو آگ لگادی عینی شاہدوں کے منع کرنے پر ملزم نے ان سپاروں پر تھوک دیا، موقع پر موجود سینکڑوں افراد نے ملزم کو پکڑ لیا، ٹریفک کانسٹیبلوں نے اس کو ہجوم سے بچاکر تھانہ سٹی پہنچادیا سٹی پولیس نے ایک نوجوان عبدالسلام کی رپورٹ پر دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مقدمہ درج کرکے چالان عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے اس مقدمے میں استغاثہ کے گواہوں کے بیانات قلمبند کئے جن میں عبدالسلام، محمد زمان ٹریفک کانسٹیبل، طالب حسین، شکیل سکندر خیل اور تفتیشی افسر سب انسپکٹر عبدالمناف شامل ہیں۔ ملزم کے وکیل نے گواہوں پر تفصیلی جرح کی عدالت نے پانچ ماہ کی سماعت کے بعد ۱۲/ اگست کو مقدمہ کی سماعت مکمل کرلی اور ۳۱/ اگست تک فیصلہ محفوظ کرلیا ۳۱/ اگست اور ۶/ ستمبر کو عدالت نے فیصلہ نہیں سنایا۔ گزشتہ دو پیشیوں پر فیصلہ سننے کے لئے سینکڑوں علمأ کرام اور طلبأ احاطہ عدالت میں جمع ہوجاتے تھے عدالت نے کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے جمعرات کو ڈسٹرکٹ جیل میں مقدمہ کا فیصلہ سنایا ایڈیشنل سیشن جج جناب میر محمد اقبال شاہوانی نے ملزم محمود اختر پر قرآن پاک کی توہین کا جرم ثابت

حافظ محمد اسماعیل کی وفات

مسجد حافظ خدا بخش محلہ اسلام پورہ بہاولپور کے متولی حافظ محمد اسمٰعیل بھی رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حافظ قرآن اور نیک سیرت انسان تھے۔ ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزاری بیسیوں شاگرد چھوڑے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی جب بہاولپور میں تھے تو ان کی مسجد میں ایک مرتبہ درس دیا، تو دوسرے دن اہل محلہ اور نمازیوں کا ایک وفد لے کر پہنچ گئے اور فرمائش کی کہ وہ ہماری مسجد میں درس دیا کریں۔ مولانا شجاع آبادی نے قبول کرلیا تو تبلیغی پروگراموں کی وجہ سے ناغہ بھی ہوجاتا تھا تو موصوف نے نمازیوں سے مشاورت کرکے مولانا کے لئے مکان کا بندوبست کردیا تاکہ درس کا ناغہ نہ ہو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے، مجلس کے تمام قدیم مبلغین کے درس اپنی مسجد میں کراتے سفید پوش ہونے کے باوجود خورد و نوش کا بہترین انتظام فرماتے تھے۔

گزشتہ دنوں بیمار ہوئے اور بیماری جان لیوا ثابت ہوئی اور انتقال فرماگئے۔ خداوند قدوس ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد دامت برکاتہم، حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ، مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مرحومین کی مغفرت کی دعا کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی۔

ختم نبوۃ

ہو جانے پر زیر دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت عمر قید کی سزا سنائی فیصلے کے وقت ڈسٹرکٹ اٹارنی محترمہ فرحت شمیم موجود تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مقدمے کی پیروی سینئر ایڈووکیٹ چوہدری محمد رفیق کی سربراہی میں ایک پینل نے کی، جس میں محمد اصغر خان، احمد حسن بلال، ناصر کاسی، محمد جاوید، رؤف عطا اور محمد اشفاق نے فیصلہ کے وقت سیشن کورٹ کے احاطہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماکرام اور رہنما مولانا انوار الحق حقانی، مولانا محمد حسن کاکڑ، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالباقی، مولانا علی محمد تراب، سید عبدالمنان شاہ، حاجی سید شاہ محمد آغا، حاجی تاج محمد فیروز، مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا محمد شفیع نیاز، حاجی نعمت اللہ خان، غازی عبدالرحمن، حاجی خلیل الرحمن، چوہدری محمد طفیل اصرار، حافظ خادم حسین گجر، سید ایمان شاہ و دیگر علما اور طلبا کی بڑی تعداد موجود تھی۔ علماکرام نے عدالت کے فیصلے کو سراہا ہے اور مطالبہ کیا کہ پاکستان اسلامی ملک ہے، اس میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے۔ قرآن کی توہین کرنے والا مرتد ہوتا ہے، علماکرام نے دعویٰ کیا کہ ملزم کا تعلق معروف قادیانی خاندان سے ہے، علماکرام نے کہا کہ مسلمان حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہما السلام سمیت کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔

انتخابات اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے انتخاب مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کی زیر نگرانی ہوئے جس میں:

امیر: شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف

ناظم: مولانا عبدالوحید قاسمی

ناظم تبلیغ: مولانا محمد شریف ہزاروی

ناظم نشر و اشاعت: قاری عبدالرزاق خان

خازن: قاری احسان اللہ فاروقی

مرکزی نمائندہ: مولانا محمد صادق صدیقی کو چنا گیا، اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے کی۔

☆☆.........................☆☆

مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا دورہ راولپنڈی و اسلام آباد

پہلی نشست دفتر ختم نبوت واقع سرکلر روڈ راولپنڈی میں رد قادیانیت کورس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی نے راولپنڈی و اسلام آباد کا ایک ہفتہ کا تبلیغی دورہ کیا دفتر تحفظ ختم نبوت راولپنڈی واقع سرکلر روڈ میں سہ روزہ رد قادیانیت کورس کا اہتمام کیا گیا تھا، جس کی تشہیر کے سلسلے میں سہ روزہ "رد قادیانیت کورس" کے عنوان سے اشتہارات ترتیب دے کر آویزاں کر دیئے تھے، یہ رد قادیانیت کورس راولپنڈی کی سرزمین پر پہلی مرتبہ ہو رہا تھا، اس لئے تمام مسلمانوں نے اس کورس میں بڑی دلچسپی لی، سینکڑوں کی تعداد میں حضرات شریک ہوئے، دفتر میں جگہ ناکافی ہونے کی صورت میں کورس کا اہتمام جامع مسجد امیر معاویہؓ میں کرنا پڑا۔ جہاں جامع مسجد امیر معاویہؓ کی انتظامیہ کمیٹی نے بڑی فراخ دلی کے ساتھ تعاون کیا۔

حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب، مولانا مفتی خالد میر صاحب کے ساتھ یکم ستمبر بروز جمعہ گیارہ بجے دفتر تحفظ ختم نبوت راولپنڈی پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ حکیم قاری محمد یونس مبلغ ختم نبوت مفتی محمود الحسن، مولانا رشید احمد زاہد، ٹھیکیدار تاج محمد خان، حکیم نور خان، حکیم احمد علی صدیقی، آغا محمد ربانی، جناب رضا خان صاحب کی خصوصی دعوت پر حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب کا خطاب جامع مسجد امیر معاویہؓ میں جمعہ کے اجتماع سے ہوا، مولانا نے فرمایا کہ: "عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے" لہذا ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا اولین فرض ہے، نماز جمعہ کے بعد سوالات و جوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام نے قادیانیت کے متعلق سوالات پوچھے حضرت مولانا صاحب نے تفصیل سے مدلل جوابات دیئے۔ بعد از نماز عصر کورس کا باقاعدہ آغاز قاری امین الحسن صاحب کشمیری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، تمام شرکاء کاغذ پینسل لے کر بیٹھے تھے اور ساتھ ساتھ حوالے نوٹ کرتے جاتے تھے، مولانا خدا بخش شجاع آبادی بڑی محنت اور محبت کے ساتھ شرکاء کورس کو اہم اہم حوالے نوٹ کرواتے تھے اور مرزا قادیانی کا دجل فریب بھی سمجھاتے جاتے تھے۔ تین دن مسلسل بعد از عصر تا مغرب یہ "رد قادیانیت کورس" ہوا، مولانا شجاع آبادی صاحب نے تفصیل سے مرزا قادیانی کا دجل سمجھایا، شرکاء کورس بھی تین دن بڑی لگن سے شریک ہوئے۔ آخری دن کورس کے اختتام پر حاجی عبدالرزاق صاحب نے شرکاء کورس کے لئے پر تکلف چائے کا اہتمام کیا اور شرکاء کورس میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شرکاء نے آئندہ ایسے کورس ترتیب دینے کا بھرپور مطالبہ کیا اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اظہار کیا، یاد رہے کہ دوران کورس ایک بڑے عوامی اجتماع کی کیفیت دکھائی دیتی تھی۔ یہ سب مبلغ ختم نبوت مفتی محمود الحسن، جناب مفتی خالد میر، جناب حافظ الیاس، جناب قاری امین الحسن کشمیری کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ تھا، اللہ پاک قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

باقی دنوں میں مولانا کے اسلام آباد کی مختلف مساجد میں بیانات رکھے جو بڑے کامیاب ہوئے۔

دوسری نشست تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی:

۲ / ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر ڈھائی تا چار بجے تین دن مسلسل دارالعلوم تعلیم القرآن کے ۳۰۰ طلباً سے رد قادیانیت، حیات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر ہوئے۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب، مفتی محمود الحسن صاحب، مفتی خالد میر صاحب جب تعلیم القرآن پہنچے تو مولانا نذیر احمد صاحب ناظم تعلیمات نے شاندار استقبال کیا۔ طلباً کاغذ، قلم لے کر درسگاہ کی صورت میں بیٹھے مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب نے تفصیل سے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا، تمام طلباً نے نوٹ تحریر کئے۔ دوسرے دن بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیل سے بیان فرمایا اور طلباً کو حوالے نوٹ کرائے۔ تیسرے اور آخری دن حیات عیسیٰ علیہ السلام اور رد قادیانیت پر جنرل بیان فرمایا، طلباً کے سوالات کے جوابات دیئے گئے، بیان کے بعد مولانا اشرف علی صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن و جانشین شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم ناظم اعلیٰ جناب مولانا گوہر رحمٰن صاحب نے پر تکلف چائے کی دعوت کا اہتمام کیا۔

مولانا اشرف علی صاحب نے طلباً کے اصرار پر دوبارہ شعبان میں ایک ہفتہ مولانا شجاع آبادی صاحب سے لیا تاکہ طلباً کو مزید استفادہ کا موقع میسر آسکے۔

اس کے بعد جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علی، مولانا گوہر رحمٰن، علامہ شاکر محمود، مولانا نذیر احمد نے بڑے پرتپاک انداز سے مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب اور ان کے رفقا کو الوداع کیا۔

یاد رفتگان

علامہ قاضی منظور الحق الکوثری (رحمۃ اللہ علیہ)

تحریر: ملک محمد یامین قادری (منڈی بہاؤالدین)

یوں تو اس دنیا میں روزانہ ہزاروں لوگ پیدا ہوتے ہیں اور بہت سے اس عالم رنگ و بو کو الوداع کہتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے سے صرف ایک گھر، بستی، شہر، ملک یا بر اعظم تک کے لوگ افسوس کرتے ہیں مگر کچھ ایسی ہستیاں بھی ہوتی ہیں کہ جن کے جانے سے ساری دنیا غمگین ہو جاتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک عالم دین کا اس دنیا سے انتقال کر جانا پوری عالم انسانیت کی موت ہے، ایسی ہی رہنما ہستیوں میں سے مشہور عالم دین علامہ قاضی منظور الحق الکوثری ہیں۔ جن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ نے ایک عظیم، علمی و روحانی خاندان "قاضی" میں یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو علاقہ چھچھ (جسے علماً کا گھر کہا جاتا ہے) ضلع اٹک میں آنکھ کھولی۔

ابتدائی تعلیم اسی علاقے کی معروف روحانی شخصیت مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ سے حاصل کی۔ دینی اور عصری علوم کی تکمیل جامعہ اشرفیہ لاہور سے کی، بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ عباسیہ بہاولپور چلے گئے، جہاں آپ نے تفسیر اور فقہ میں ڈاکٹریٹ، تخصص کیا، یہاں آپ کو وقت کے عظیم مفسر و محدث علامہ شمس الحق افغانی جیسے استاد میسر آئے، بعد ازاں محکمہ اوقاف کی طرف سے آپ کو منڈی بہاؤالدین کی عظیم تاریخی مسجد میں خطابت کی دعوت دی گئی۔

تقریباً تیس سال آپؒ نے بڑی محنت و دیانتداری سے اس فرض کو پورا کیا اور ۱۳ / فروری ۱۹۹۹ء کو اپنے رب کریم کے پاس حاضر ہو گئے، دینی امور میں دلچسپی ہی ان کا اوڑھنا بچھونا رہی، درس و تدریس اور وعظ و خطابت کے علاوہ آپ نے تصنیف و تالیف پر بھی بہت کام کیا، ختم نبوت، مدح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، ترغیب جہاد تو گویا آپ کی پہچان تھے، جہاں کہیں بھی اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پڑتی تو آپ بے چین ہو کر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے اور اس مقصد میں کامیاب ہوتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تاحیات سرپرست رہے اور اس کام کے لئے بڑی قربانیاں دیں۔ ختم نبوت کے موضوع پر بے شمار پروگرام کئے اور اپنی ان مساعی جمیلہ کی بدولت منڈی بہاؤالدین میں ختم نبوت کے باغیوں کے مرکز میں جامع مسجد ختم نبوت قائم کرنے میں بڑی لگن اور محنت سے کام کیا۔ "تحریک مدح صحابہؓ"، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ" میں باوجود اک سرکاری ملازم ہونے کے بڑی جرأت اور بہادری سے کام کیا اور قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔ آپ کے عظیم کارناموں میں منڈی بہاؤالدین کی عیدگاہ میں تمام شہر کے لوگوں کو اجتماعی عید سنت کے مطابق پڑھنے اور علماً کو متحد رکھ کر پرامن طریقہ سے فریضہ عید ادا کرنے کا سبق دینا اسی شہر کے تمام گیٹ، صحابہ کرامؓ کے ناموں سے موسوم کرنا اور تمام مکاتب فکر کو دینی اور ان امور پر اکٹھا کرنا شہر کی عظیم مسجد کی مرمت و تزئین و آرائش کے لئے کوشش کرنا عظیم کارناموں میں شامل ہیں۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے علاقہ ضلع اٹک میں ایک معیاری اور دینی درسگاہ بنام "مدرسۃ کوثریہ" کی بنیاد رکھی، جس نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں اپنی مدت سے زیادہ ترقی کی۔ آپ کی باقیات صالحات میں ایک بیٹا قاضی منظور احمد خطیب جامع مسجد اقصیٰ پیپلز کالونی اٹک شہر اور بہت سے علمی و دینی مراکز ہیں۔ آپ کی ایک تصنیف "خطبات کوثریہ" زیر طبع ہے، جس میں منڈی بہاؤالدین کی مرکزی مسجد میں دیئے گئے تیس سالہ خطبات کو قلمبند کیا گیا ہے، متعلقین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ رب العزت تمام امور کو آسان فرمائے اور حضرت قاضی صاحبؒ کے درجات کو مزید بلند تر فرمائے۔ (آمین)

☆☆..................☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

زیر سرپرستی
مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

بتاریخ
۵ تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۱ھ
بمطابق
2 تا 25 نومبر 2000ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
04524/212611 ملتان 061/514122

اسلام زندہ باد

ختمِ نبوۃ زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی ﷺ

لانبی بعدی

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

12-13 اکتوبر سنہ 2000ء

۱۳-۱۴ رجب ۱۴۲۱ھ

بروز

جمعرات

جمعۃ المبارک

۱۹ واں سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختمِ نبوت ﷺ کانفرنس

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ

سیرتِ خاتم الانبیاء ﷺ

مسئلہ ختمِ نبوۃ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم و اہلِ بیت

اتحادِ اُمت

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختمِ نبوت مُسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ﷺ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز

ملتان — 061/514122

چناب نگر — 04524/212611

REGD. NO. SS-160

خطاطی: محمد امان اللہ قادری دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ